اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ★ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

لندن

مدیر اعلیٰ: رشید احمد چوہدری

دیکھو میرے دوستو!
اخبار
شائع ہو گیا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام - ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء)

[حروف ابجد کے مطابق مندرجہ بالا الہام کا حساب لگایا جائے تو سال ۱۹۹۴ء بنتا ہے]

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اور شیریں منظوم کلام

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرہ عالم بنا دیا

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کلام الامام

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیش گوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کردونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا۔“ (انوار الاسلام، روحانی خزائن صفحہ ۵۳۔ ۵۴)

”قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہریک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن صفحہ ۴۰۳)

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سوا اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔“ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن صفحہ ۴۰۹۔ ۴۱۰)

محترم شیخ محمد حنیف صاحب
سابق امیر
جماعت احمدیہ کوئٹہ
انتقال فرماگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ پاکستان مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم شیخ صاحب عرصہ ۲۸ سال تک جماعت احمدیہ کوئٹہ کے امیر رہے۔ انہوں نے سلسلہ کی اور بھی بہت سی خدمات سرانجام دیں اور کئی جماعتی اداروں مثلاً قضا بورڈ اور صد سالہ جوبلی کمیٹی کے ممبر رہے۔ کوئٹہ میں آپ کی امارت کے دوران کئی فتنے اٹھے مگر آپ نے ان ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۰ دسمبر بروز جمعہ مسجد فضل لندن میں ان کا نماز جنازہ غائب پڑھایا۔ انکی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم کو ایک لمبے عرصہ سے گردے کی تکلیف تھی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

نغمہ ترحیب برائے الفضل انٹرنیشنل

(۱)
ظلمت شب ہوئی ختم آئی سحر
ایک مہر منور ہوا جلوہ گر
بہر ”الفضل“ شبیر نغمہ سرا
مرحبا، مرحبا

(۲)
دست و بازوئے مہدی بطل جلیل
سیف کا کام کرتا ہے قلم جمیل
سالکوں کے لئے ایک نجم الہدیٰ
مرحبا، مرحبا

(۳)
ترجمان خلافت قلم کا امیں
شارح دین حق معرفت کا رہیں
عام کرتا ہے فیض در مصطفےٰ
مرحبا، مرحبا

(۴)
یاد تازہ ہوئی ایک الہام کی
بات پوری ہوئی ایک گلفام کی
مے کشوں کے لئے ایک جام آگیا
مرحبا، مرحبا

(۵)
غرب کی سمت سے آئی ہے اک صدا
ایک قرطاس ابیض ہے شائع ہوا
منتظر جس کے تھے اہل صدق و صفا
مرحبا، مرحبا

چوہدری شبیر احمد صاحب، ربوہ

حقوق العباد ادا کرنے والوں کو خدا چن لیتا ہے

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حقوق اللہ اور حقوق العباد بالآخر ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعۃً اس کے بندوں کے حق ادا کرتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے لہذا ایسی مذہبی جماعتیں جن میں حقوق العباد کی کمی نظر آئے۔ وہ ان اخلاق سے عاری ہوں جو انسان کو انسان کے لئے نرم کر دیتے ہیں اور اس کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ احسان کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسا انسان اگر یہ کہے یا یہ سمجھے کہ میں بہت ہی عبادت کرنے والا ہوں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے غلطی خوردہ کی غلطی کو ہمیشہ کے لئے یہ فرما کر دور کر دیا کہ مومن وہ نہیں ہے جو صرف عبادت کرے اور روزے رکھے بلکہ مومن وہ ہے جس کے شر سے انسان اور ان کے اموال بھی محفوظ ہوں۔ تو حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد کے سوا حق اللہ ادا نہیں ہو سکتے۔ اور حقوق اللہ ادا کرنے والے انسان کبھی بھی حقوق العباد سے غافل نہیں ہو سکتے۔ پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو وقتاً فوقتاً تذکیر کی ضرورت ہے یاد کروانے کی ضرورت ہے کہ ہمارا کیا مقام ہے اور ہم کس بلند مقام پر فائز کئے گئے ہیں اور کیا ہم اس کے تقاضوں کو ہر پہلو سے پورا کر رہے ہیں یا نہیں!

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۸۳ء)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ایک غیر از جماعت دوست کے تاثرات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات براہ راست مواصلاتی سیارے کے ذریعے سن کر پاکستان کے ایک معروف غیر از جماعت دوست نے حضور اقدس کے نام خط میں اپنے جن تاثرات کا اظہار کیا ہے وہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں

”اب تک میں نے جتنے خطبے اور درس سنے ہیں ان سے صاف پتہ چلتا ہے کہ احمدیت سچی ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میری زندگی گزر گئی اور میں حضور ایدہ اللہ کے پروگرام اور سچائی پر مبنی باتیں نہ سن سکا۔ اب میں ایسے مقام پر کھڑا ہوں کہ اگر ساری دنیا بلکہ احمدی بھی کہیں کہ نعوذ باللہ آپ راہ حق پر نہیں تو میں انشاء اللہ آپ کا ساتھ دوں گا۔ اس سے پہلے جہاں جہاں بھی رہا احمدیوں کے بارہ میں غلط باتیں ذہن نشین کرائی جاتی تھیں اور ہم ان باتوں کو سننے پر مجبور تھے کیونکہ ہمیں آپ کے بارے میں صحیح بات بتائی ہی نہیں جاتی تھی۔

جب میں نے آپ کا پہلا خطبہ سنا اور آپ کی سحرانہ گفتگو سنی تو میں نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ آپ غلط کہہ ہی نہیں سکتے کیونکہ سچائی تو آپ کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی اور ہر گفتگو کا انداز ایسا تھا کہ میں اس زمانہ میں اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ آپ ہمارے لئے سورج کے منبع کی طرح ہیں جو روشنی کی دولت ہر کسی کو دیتا ہے۔ کیونکہ روشنی اچھے برے کی تمیز نہیں کرتی۔ آپ بھی اسی روشنی کی مانند ہیں جو ہر ایک کے لئے ہے۔ آپ کی نعمتیں ہر ایک کے لئے ہیں چاہے وہ احمدی ہو یا غیر احمدی، دوست ہو یا دشمن۔ آپ کی شخصیت کی تعریف کے لئے میرے یہ الفاظ آپ کی صحیح پہچان نہیں کرا سکتے کیونکہ الفاظ کی دنیا محدود ہوتی ہے جبکہ دل کی دنیا بہت وسیع ہوتی ہے۔

آپ کے لئے میرے دل کی تمام دنیا حاضر ہے۔ میں انفرادی کوشش کروں گا کہ آپ کی تبلیغ اپنے گاؤں جا کر کر سکوں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو سمجھا سکوں چاہے وہ کچھ کہیں۔“

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ★ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن

جمعہ ۷ جنوری ۱۹۹۴ء ○ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ | نمبر 1

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: رشید احمد چوہدری
نائب مدیران: منیر احمد جاوید۔ عبد الماجد طاہر
اراکین مجلس: نصیر احمد قمر۔ ملک خلیل الرحمٰن

مجلس انتظامیہ

صدر: بشیر احمد رفیق
اراکین مجلس انتظامیہ:
صفدر حسین عباسی۔ مبارک احمد ظفر۔ نعیم عثمان۔ رشید احمد چوہدری

مکمل پتہ:
۱۶ گریسن ہال روڈ۔ لندن۔ ایس ڈبلیو ۱۸ ۵ کیو ایل
16, Gressenhall Road, London. SW18 5QL. U.K
Phone/Fax.081-870.0919

اداریہ

جب جلسہ سالانہ (یو۔ کے) کے موقعہ پر جولائی ۱۹۹۳ء میں الفضل انٹرنیشنل کا نمونے کا شمارہ ہم نے احباب کی خدمت میں پیش کیا تو جہاں بے شمار دوستوں کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تہنیتی پیغامات موصول ہوئے، وہیں ایک صاحب علم دوست کی طرف سے اس مضمون پر مشتمل فیکس بھی حضور انور کو ملی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہو گیا"

کے حروف کی بحساب ابجد کل تعداد ۱۹۹۳ بنتی ہے اور خوش قسمتی سے الفضل انٹرنیشنل کے اجراء کا سال بھی ۱۹۹۳ ہے۔ گویا اس الہام میں یہ خوشخبری تھی کہ ۱۹۹۳ء میں ایک اخبار شائع ہو گا جو غیر معمولی اہمیت کا حامل ہو گا۔ ان کی یہ فیکس آئی تو سہی لیکن ان کو اس کا کوئی جواب بھجوائے بغیر پرائیویٹ سیکرٹری کی ڈاک میں کاغذوں تلے دبتے دبتے نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اور اس طرح حضور نے اس پر پرائیویٹ سیکرٹری کو زبانی ہدایات لینے کی جو ہدایت فرمائی تھی وہ حاصل نہ کی جا سکیں۔ اس اثناء میں ادارہ الفضل مسلسل محنت کے ساتھ اخبار کی باقاعدہ اشاعت شروع کرنے کے لئے کوشاں رہا۔ لیکن کئی قسم کی مشکلات کے پیش نظر دوستوں کے مطالبہ کے باوجود اسے جلد شائع نہ کیا جا سکا۔ حتیٰ کہ ابتدائے دسمبر میں آخر وہ وقت آ پہنچا کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنوری ۱۹۹۴ء سے اس کی باقاعدہ اشاعت کے لئے ارشاد فرمایا۔ اور ہم نے بھی خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے لئے مزید تندہی سے کام شروع کر دیا کہ اچانک ایک دن مذکورہ بالا فیکس حضور انور کی خدمت میں دوبارہ پیش ہوئی اور حضور نے اسے پھر سے ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لفظ "شائع" کے ہمزہ کے اعداد شمار ہی نہیں کئے گئے۔ اگر وہ شمار کئے جائیں تو اس الہام کے اعداد کا مجموعہ ۱۹۹۴ بنتا ہے جو کہ اس اخبار کے باقاعدہ شائع ہونے کا طے شدہ سن ہے۔ ۱۹۹۳ء میں اس الہام کو اخبار کے اجراء پر چسپاں کرنا بھی نیک نیتی سے تھا لیکن اس وقت کسے خبر تھی کہ ایک حرف "ہمزہ" کے اعداد کا "رونڈ" مارنے کی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس میں اس اخبار کے ۱۹۹۴ میں جاری ہونے کا ذکر ہے۔ اسے حسن اتفاق کہئے یا تصرف الٰہی کہ جب اخبار کی باقاعدہ اشاعت کے سلسلہ میں فیصلہ ہو رہا تھا تو کسی کے خواب و خیال میں بھی اس الہام اور اس کے ابجدی حروف کے اعداد کا خیال نہ تھا اور نہ اس سے پہلے ادارہ الفضل کو کبھی اس پہلو سے بتلایا گیا تھا۔ ورنہ شاید ہم اس رنگ میں کوئی عملی کوشش ہی شروع کر دیتے کہ اس کی تاریخ اجراء ضرور ہی ۱۹۹۴ء ہو تا کہ اس الہام کے ابجدی لحاظ سے پورے ہونے کی صورت بھی نکل آئے۔ لیکن خدا نے سب کی نظروں سے اسے فیصلہ ہو جانے کے کئی روز بعد تک اوجھل رکھ کر یہ فعلی شہادت مہیا فرما دی کہ یہ فیصلہ اس کا تائید یافتہ ہے اور اس الہام کی تکمیل کا مظہر ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

اب جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الفضل انٹرنیشنل کو باقاعدہ شروع کرنے کی ہدایات جاری فرمائی ہوئی ہیں اور ہم اپنی تمام تر کمزوریوں اور مشکلات کے باوجود اسے جاری کرنے کا عزم کر چکے ہیں تو آپ سے اس موقعہ پر ہماری دو درخواستیں ہیں۔ اول یہ کہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ ہماری مدد کریں کہ ہمارے کل کام دعاؤں سے ہی بنتے اور سنورتے ہیں۔ یہ ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ آپ سب کی پر خلوص دعائیں ادارہ الفضل کے شامل حال رہیں تو انشاء اللہ اخبار کی جلد جلد ترقی کے لئے خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتی رہیں گی۔ اس کے ساتھ ہی ہماری دوسری درخواست اہل قلم اور علم دوست حضرات سے ہے کہ وہ اس کی کامیاب اشاعت کے لئے ہماری قلمی معاونت فرمائیں اور اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کے لئے اپنے قیمتی مشوروں سے ہی نہیں بلکہ علمی تحقیقی مضامین، معلوماتی آرٹیکلز، نظموں اور دیگر مفید تحریرات کے ذریعہ بھی ہماری مدد کریں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔ ہمیں یقین ہے کہ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی برکتوں سے بھی وافر حصہ پانے والے ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

قطب شمالی میں تعمیر ہونے والی مسجد کے لئے مالی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قطب شمالی کے انتہائی مقام NORDKAPP میں مورخہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء کو تاریخی جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا اعلان فرمایا اور اس کی تاریخی اہمیت درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی۔

"جہاں تک میں نے نظر دوڑا کر دیکھا ہے مجھے اس بات کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا کہ آج سے پہلے ایسے علاقوں میں جہاں چھ مہینے کا دن چڑھا ہو یا چوبیس گھنٹے سے زائد کا کہیں دن ہو وہاں باقاعدہ کبھی پانچ وقت کی نمازیں ایک جگہ با جماعت ادا کی گئی ہوں اور پھر جمعہ اس طرح با جماعت ادا کیا گیا ہو کہ امت مسلمہ کے ہر طبقے کی نمائندگی اس میں کی گئی ہو۔ مثلاً انصار کی عمر کے لوگ بھی ہوں، خدام کی عمر کے لوگ بھی ہوں، بچے بھی ہوں، مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی ہوں۔ یہ واقعہ میرے اندازے کے مطابق پہلی دفعہ رونما ہو رہا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان غیر معمولی وقت کے علاقوں میں باقاعدہ با جماعت پانچ نمازیں پڑھنے کی توفیق ملی اور یہ سلسلہ کل سے شروع ہوا۔ کل ہم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں یہاں ادا کیں اور اس کے بعد یہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہمارے اندازے کے مطابق صبح کا وقت ہوا اور پھر صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد یہاں سے اس کیمپ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ہمارا قیام ہے اور پھر اب جمعہ کے لئے آ گئے ہیں جہاں جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھی جائے گی۔ پس اس پہلو سے اس طرح با جماعت پانچ نمازیں یہاں ادا کی گئی ہیں کہ اس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بچے بھی ہیں۔ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں شامل ہیں اور یہ جمعہ اس پہلو سے وہ تاریخی جمعہ ہے کہ جس میں پہلی بار ان غیر معمولی اوقات کے علاقوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کو پورا کرتے ہوئے ہم جمعہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔"

حضور انور نے مسجد کی تعمیر کا اعلان کرتے ہوئے اپنی طرف سے نیز اپنی فیملی کی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ فرمایا۔ ممبران قافلہ نے بھی موقع پر ہی اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ پیش کر دیا۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کر لی گئی ہے اور جیسا کہ احباب کو علم بھی ہو چکا ہو گا کہ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں اس مسجد کی تعمیر کے لئے باقاعدہ طور پر مالی تحریک کا اعلان بھی فرما دیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی ہے کہ اس تحریک کے براہ راست مخاطب تو جماعت ناروے ہے مگر چونکہ یہ ایک تاریخی موقعہ ہے اس لئے دوسرے ممالک کے احباب کے لئے بھی اس میں حصہ لینا تاریخی سعادت کا موجب ہو گا۔ لہٰذا جو احباب جماعت اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان سے وعدہ جات لے کر ان کی فہرست وکالت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔

اللہ آپ کے ساتھ ہو

والسلام خاکسار (محمد شریف اشرف) ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ناروے کے تاریخی سفر کی رپورٹ

ہادی علی چودھری۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

آج سے دو تین سال قبل امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اوسلو کے ایک مخلص احمدی چوہدری رشید احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم ربوہ) سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ناروے کے انتہائی شمالی مقام -- NORD KAPP - جو قطب شمالی کے قریب ترین زمینی مقام ہے وہاں تک بذریعہ کار سفر کے انتظامات کئے جائیں۔ اس سفر سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقصد ان علاقوں میں بنفس نفیس جا کر تبلیغ اسلام نیز مساجد وغیرہ کے قیام کے لئے جائزہ لینا تھا۔

نارتھ کیپ اوسلو شہر سے تقریباً اڑھائی ہزار کلومیٹر پر واقع ہے۔ لیکن جو راستہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر کے لئے اختیار کیا گیا وہ دو طرفہ کم و بیش تین ہزار کلومیٹر بنتا ہے۔ یہ سارا سفر پہاڑی پیچ دار راستوں پر مشتمل ہے۔

چوہدری رشید احمد صاحب نے اس سفر کو آسان اور خوشگوار بنانے کے لئے انتظامات کو کئی پہلوؤں سے مکمل کرنے کی کوشش کی۔ انتظامات کی تیاری کا ایک پہلو یہ تھا کہ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے خود یہ طویل سفر اختیار کر کے سڑکوں، خوبصورت مناظر اور قیام گاہوں وغیرہ کا جائزہ لیا۔ اس تیاری کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ وہ اشیاء جمع کی گئیں جن کی سفر میں ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس میں حسن یہ تھا کہ کم سے کم اشیاء سے زیادہ سے زیادہ ضرورتیں پوری کی جا سکتی تھیں اور کوئی موقع ایسا نہ آیا کہ کسی چیز کی ضرورت پڑی ہو اور وہ مہیا نہ ہو۔

راتوں کو پڑاؤ کے لئے باقاعدہ ہٹس ریزرو کرائے گئے تھے۔ یہ ہٹس لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ناروے کی زبان میں انہیں [redacted] کہتے ہیں۔ اس سفر کے جملہ انتظامات اور ان کی تفصیلات ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات کے مطابق طے ہوتی رہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس غیر معمولی نوعیت کے سفر کے لئے ۱۶ جون سے ۷ جولائی تک کی تاریخیں مقرر فرمائیں۔

چنانچہ ۱۶ جون کو نیو کاسل سے وینس نامی فیری میں سارے قافلے کی بکنگ کروائی گئی۔ نیو کاسل لندن سے کم و بیش ۲۸۵ میل کے فاصلے پر برطانیہ کے شمال میں ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ جہاں سے خصوصاً سکینڈے نیویا کے لئے بحری جہاز چلتے ہیں۔

فاصلے اور وقت کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ کی روانگی کا وقت ۱۲ بجے دوپہر مقرر ہوا۔ روانگی سے قبل حضور ایدہ اللہ نے لندن مسجد میں جمع ہونے والے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور اجتماعی دعا کروائی۔ رستے میں بریڈ فورڈ کی امینی فیملی کے افراد مکرم نعیم اللہ امینی، مکرم ناصر احمد امینی اور مکرم محمد اشرف امینی صاحبان نے تمام افراد خاندان اور اراکین قافلہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ نیز فیری کے طویل سفر میں شام کا کھانا، اگلی صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی پیک کر کے دیا۔ یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ مکرم نعیم اللہ صاحب امینی نے اپنی مرسڈیز کار رضاکارانہ طور پر اس سفر کے لئے پیش کی جو ان کے پھوپھی زاد بھائی مکرم اختر امینی صاحب نے دوران سفر چلائی۔

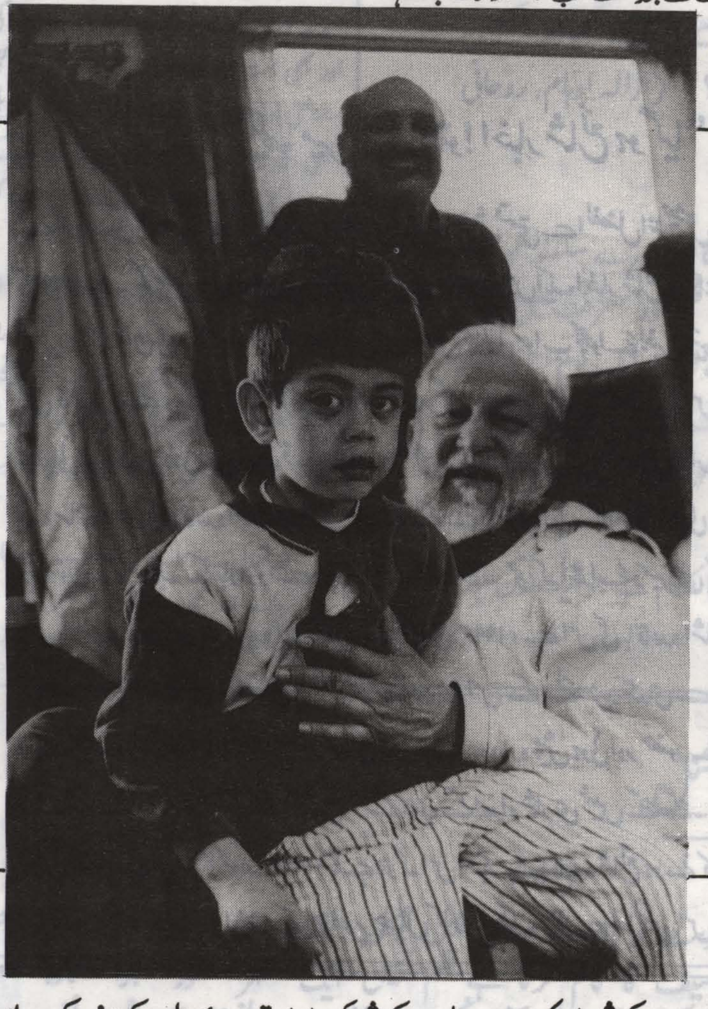

ناروے کے شہر ناروک سے سویڈن کے شہر کرونا جاتے ہوئے ریل کے سفر کے دوران

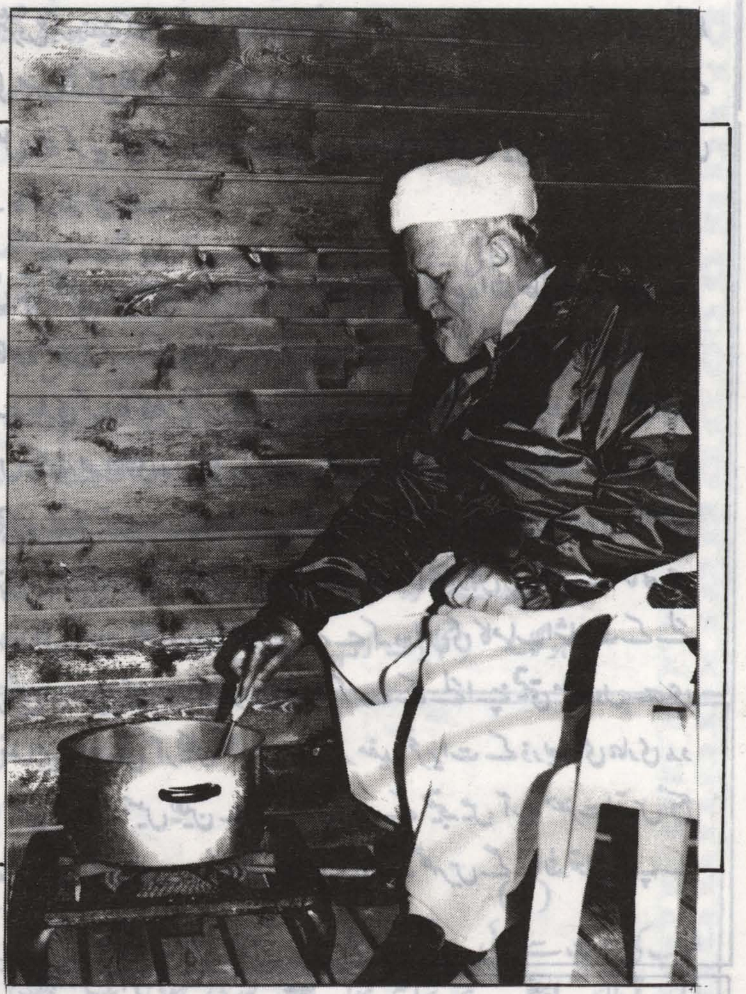

آلٹا کے مقام پر پڑاؤ کے دوران ایک تصویر

فیری نے برطانیہ کا ساحل ۱۶ جون کو ۷ بجے شام چھوڑا اور ۱۷ جون کو ۲۵ گھنٹوں کے سفر کے بعد شام نو بجے ناروے کے مقام برگن کو چھوا۔ (سات بجے سے نو بجے تک ۲۶ گھنٹے بنتے ہیں لیکن دونوں ملکوں میں ایک گھنٹے کے وقت کا فرق ہے جس کی وجہ سے ۲۵ گھنٹے شمار ہوتے ہیں۔)

برگن کی بندرگاہ پر حسب ہدایت صرف تین افراد (چوہدری رشید احمد صاحب، ان کا بیٹا مظفر احمد ظفری صاحب اور مرزا محمد اشرف) استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے جنہوں نے دوران سفر ساتھ رہنا تھا۔ برگن سے امیگریشن وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد بندرگاہ کے لاؤنج میں مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں سے فراغت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ صاحبزادی طوبیٰ کو لینے ائرپورٹ تشریف لے گئے جو اپنی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے قافلہ کے ہمراہ تشریف نہ لا سکی تھیں۔ انہیں ریسیو کرنے کے بعد قافلہ برگن سے ۱۱۰ کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات ایک بجے ووس کے مقام پر پہنچ گیا جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد قافلہ کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہیں باہر گھاس پر تقریباً سوا دو بجے نماز فجر ادا کی گئی کیونکہ اس کے تھوڑی دیر کے بعد سورج ردائے شب کو چیر کر اپنی کرنیں زمین پر بچھانے لگتا ہے۔

موسم گرما کے دوران ناروے کے جنوبی حصے میں سورج کے غروب اور طلوع ہونے میں بہت تھوڑا وقفہ ہوتا ہے اور جتنا شمال کی طرف بڑھتے جائیں یہ وقفہ کم ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ ARCTIC CIRCLR ---- پار کرنے کے بعد ظلمت شب کا حصار ٹوٹ جاتا ہے اور رات اور دن پر مسلسل سورج کا تسلط قائم ہو جاتا ہے۔ یعنی سورج کے طلوع و غروب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور سورج ۲۴ گھنٹے کرہ ارض کے اس حصہ پر موجود رہتا ہے۔ اس کی طرز یہ ہے کہ بعد دوپہر ڈھلنا شروع ہوتا ہے لیکن صرف اسی قدر ڈھلتا ہے کہ افق پر موجود رہتا ہے اور پھر بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس خطہ ارض کی موسم گرما کی راتیں سورج کی کرنوں سے معمور ہیں تو دن اجالے اور حسن فطرت سے بھرپور ہیں۔ گویا اگر راتیں روشن ہیں تو دن روشن تر۔

۱۷ او ۱۸ جون کی درمیانی رات VOSS --- کے مقام پر بسر کرنے کے بعد صبح گیارہ بجے قافلہ روانہ ہوا اور دلکش نظاروں کو ملاحظہ کرتے ہوئے ایک خوبصورت وادی میں تقریباً تین بجے ٹھہرا۔ اس جگہ کا نام BORGUND تھا۔ یہیں نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی آفاقیت، جامعیت اور خاتمیت محمدیؐ کے فیض کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی

قافلہ یہاں سے روانہ ہوا تو راستے میں ایک دو جگہ صرف چائے، رات کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کے لئے ٹھہرنے کے سوا مسلسل سفر جاری رہا حتیٰ کہ صبح اڑھائی بجے کے قریب ناروے کے دوسرے بڑے شہر۔ THORND HIEIN -- کے قریب ایک کیمپنگ گراؤنڈ میں پہنچا۔ صبح سے صبح تک کا سفر ۷۰۰ کلومیٹر تھا۔ پہاڑی راستوں اور راستے میں متعدد جگہوں پر ٹھہرنے کی وجہ سے سفر کی رفتار بہت کم ہو جاتی۔ ویسے بھی ناروے کی سڑکیں ایک رویہ ہیں جہاں بسا اوقات آگے کسی ست رفتار گاڑی آجانے کی وجہ سے میل ہا میل اس کی اتباع میں ست رفتاری اختیار کرنی پڑتی ہے۔

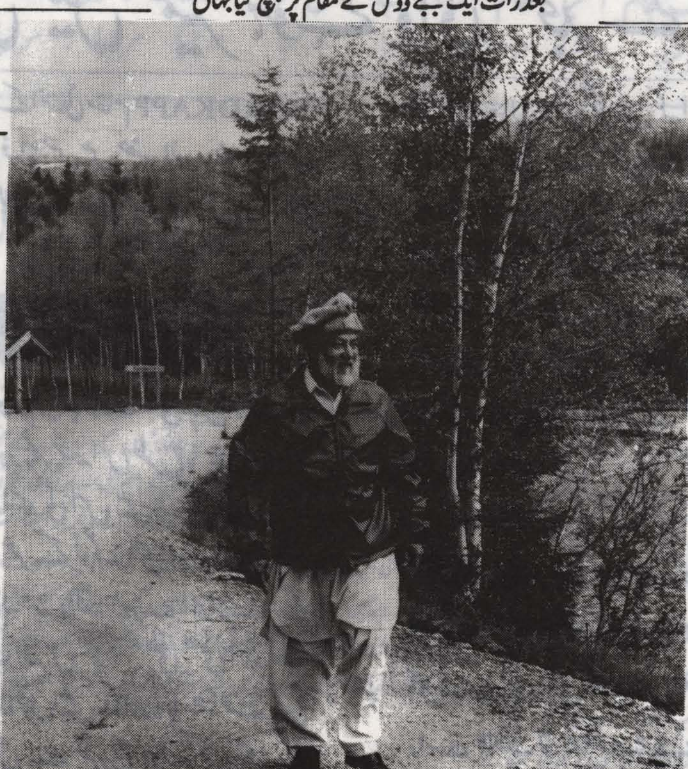

ناروک سے آلٹا جاتے ہوئے راستہ میں ایک مقام پر

STORSAND GARD ۔ ۔ کیمپنگ میں پہنچتے ہی نماز فجر ادا کی گئی اور پھر آرام کیا گیا۔ صبح ساڑھے دس بجے ہمارے قافلہ نے یہاں سے کوچ کیا اور ایک خوبصورت مقام NESNA ۔ ۔ کی طرف روانہ ہوا۔

کوچ سے پہلے مکرم مرزا محمد اشرف صاحب آف اوسلو اور مکرم کلیم خاور صاحب آف لندن نے قافلہ کے لئے دوپہر اور شام کا کھانا تیار کر لیا تھا۔ سارے سفر کے دوران بنیادی طور پر ان دونوں نے ہی کھانا پکانے کا اہتمام کیا۔

STORSAND GARD کیمپنگ سے ۴۵۰ کلومیٹر کا سفر کر کے LEVANG کے مقام پر پہنچے جہاں سے پھر ۲۵ منٹ کی فیری کے ذریعے نیسنا شہر کے کنارے پہنچے۔ شہر کے ساتھ ہی نیسنا کیمپنگ کے مقام پر ہٹوں میں قیام کیا گیا۔ اس پر فضا اور حسین وادی میں افراد قافلہ اور خاندان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیر، کشتی رانی، مچھلی کے شکار، کھیل اور کھانا پکانے اور کھانے میں وقت گزارا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیر، کرکٹ کھیلنے، کشتی رانی وغیرہ مشاغل میں حصہ لینے کے علاوہ کھانا بھی پکایا۔

یہاں سے اگلے روز مورخہ ۲۱ جون کو ناروے کے ایک اہم شہر ناروک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی طرف روانہ ہوئے ۔ ۵۰۰ کلو میٹر کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ناروک کیمپنگ میں پہنچے۔ یوں تو ناروے کی کئی بندر گاہیں ہیں لیکن ناروک کی بندر گاہ یورپ کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے ۔ اس سمندر میں خدا تعالیٰ کی خاص قدرت کے تحت گرم پانی کی ایسی لہر رہتی ہے جو اردگرد کے منفی ۴۰ ڈگری کی سردی میں بھی منفی ۴ ڈگری سے نہیں بڑھتی ۔ اس لئے باوجود اس کے کہ اردگرد کے علاقے برف سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں یہ بندر گاہ کھلی رہتی ہے اور یہاں نقل و حرکت جاری رہتی ہے۔

ناروے کے اس شہر سے سویڈن کے شہر کرونا کو سڑک اور ریل کی پٹڑی سے ملایا گیا ہے۔ ناروک سے کرونا قریباً ۲۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ کرونا میں دنیا کا بہترین لوہا نکلتا ہے جسے ٹرین کے ذریعے ناروک لایا جاتا ہے اور پھر یہاں سے دوسرے ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر جنگوں میں ناروک کو ڈینش اور جرمن فوجوں نے یکے بعد دیگرے فتح کر کے اپنے قبضہ میں لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناروک سے کرونا تک بذریعہ ریل سفر کیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کی فیملی اور قافلہ کے پانچ اراکین (مکرم چوہدری رشید احمد صاحب آف اوسلو، میجر محمود احمد صاحب، ملک اشفاق احمد صاحب، نبیل خالد ارشد صاحب، اور خاکسار ہادی علی تھے۔ خوبصورت وادیوں، نیلگوں جھیلوں اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان ریل کا یہ سفر تین گھنٹے پر مشتمل تھا۔ اسی دن بعد دوپہر چھ بجے کے قریب یہ قافلہ واپس ناروک پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی فیملی کے ساتھ کشتی رانی کے لئے ایک FJORD ۔ میں تشریف لے گئے جہاں دو گھنٹے کے لگ بھگ تفریح کے بعد واپس اپنے ہٹوں میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء اور کھانے سے فارغ ہو کر آرام فرمایا۔

ناروک آرکٹک سرکل کے اس پار ہے جہاں سورج غروب نہیں ہوتا۔ چنانچہ گزشتہ دو تین روز تو ایسا ہوتا رہا کہ آسمان پر مسلسل بادلوں کی راجدھانی رہی جس کی وجہ سے فجر کی نماز کے بارہ میں یہی گمان ہوتا تھا کہ گویا طلوع شمس سے قبل ادا کی جا رہی ہے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بارے میں یہ خیال ہوتا تھا کہ گویا غروب آفتاب کے بعد کی جا رہی ہے لیکن اس شب (یعنی ناروک میں دوسری رات) سورج گھنیرے بادلوں کو دور دھکیل کر بڑی فاتحانہ شان سے چاشت کے وقت کی بلندی پر چمک رہا تھا اور رات کے عمومی وقت میں دھوپ نے دن کا اجالا کر رکھا تھا۔

۔ اگلے دن مورخہ ۲۳ جون ناروک سے روانہ ہو کر قریباً ۵۲۵ کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ قافلہ آلٹا ALTA کے مقام پر پہنچا۔ جہاں اس رات کے قیام کے لئے بکنگ کروا دی گئی تھی مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہٹوں کے مالک کی غلطی سے ہمارے لئے ریزرو کی ہوئی جگہ کسی اور کو دے دی گئی اور ہمارے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

پس قافلہ کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ کوئی اور جگہ تلاش کی جائے۔ اس روز صبح ناروک سے چلتے وقت حضور انور نے خاص تاکید کی تھی کہ آج جس قدر جلد ہو سکے سفر شروع کیا جائے تاکہ اگلی منزل پر جلد پہنچ جائیں۔ اس ارشاد میں خدا تعالیٰ نے یہ حکمت بھر دی کہ اگلی منزل میں دیر سے پہنچنے کی صورت میں جو پریشانی قیامگاہ میسر نہ آنے کی وجہ سے اٹھانی پڑنی تھی اس سے بچ گئے۔ چنانچہ جلد ہی دوسری قیامگاہ تلاش کر لی گئی او ہر قسم کی پریشانی سے بچ گئے اور یہاں ضرورت کے مطابق ہٹے مل گئے۔ شام کے کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور پھر آرام کیا گیا۔

اگلے روز نماز فجر کی ادائیگی، ناشتہ اور سفر کی تیاری کے بعد صبح ۹ بجے کے قریب قافلہ NORD KAPP ۔ کی طرف روانہ ہوا اور تقریباً دو سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے KAFFJORD کے مقام پر پہنچا جہاں سے فیری کے ذریعہ جزیرہ MAGEROYA ۔ کی فیری پورٹ پر پہنچا۔ جزیرہ مگرویا میں ہی قطب شمالی کی طرف کرہ ارض کا انتہائی مقام نارڈ کیپ NORD KAPP ۔ واقع ہے۔ کفجورڈ کے مقام پر فیری کی آمد میں ابھی تقریباً آدھ گھنٹہ باقی تھا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے یہاں مچھلی کا شکار کیا سمندر کا یہ سفر ۴۰ منٹ کا تھا۔ فیری سے اترنے کے بعد تقریباً ۲۰ کلومیٹر پر کرکپورٹن گاؤں KIRKPORTON ۔ ۔ ۔ ۔ پہنچ گئے۔ یہاں بھی ہٹوں میں سامان رکھنے کے بعد مچھلی کا شکار کیا گیا۔ مچھلی تلنے کا مسالحہ حضور انور ایدہ اللہ نے خود تیار کروایا جس کا نسخہ یہ تھا۔ نمک اور مرچ پیمانے کے اعتبار سے برابر۔ مثلاً تناسب اس طرح تھا کہ نمک تین چمچ، سرخ مرچ بھی تین چمچ۔ پسی ہوئی اجوائن ایک چمچ اور پسا ہوا سفید زیرہ ایک چمچ۔ چاروں چیزوں کو ملا کر مچھلی کو لگایا اور اس طرح تلا گیا کہ مچھلی کا جلد والا حصہ فرائی پین کی سطح کے ساتھ تھا اور گوشت والا حصہ جس پر مسالحہ تھا اوپر کی طرف تھا لیکن تیل میں ڈوبا ہوا تھا۔ مچھلی کو ایک بار بھی پلٹا نہیں گیا بلکہ نیچے سے آگ کی حرارت اور اوپر سے تیل نے مچھلی کو تل دیا تھا۔

یہ مقام چونکہ نارتھ کیپ کے بالکل ساتھ تھا یہاں راتوں کو بھی دن کا بھرپور اجالا تھا اور دن کا ہر رخ نرالا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد حسب پروگرام پونے بارہ بجے نارتھ کیپ کے لئے روانگی کی تیاری تھی۔

نارڈ کیپ ۔ NORD KAPP یہاں سے صرف بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا ایسی جگہ کہ جس کے آگے نہ زمین ہے نہ انسانی زندگی۔ یہاں کی فضا میں پہلی دفعہ احمدیت کے ذریعے خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کی صداؤں نے ارتعاش پیدا کرنا تھا۔ اور اس سرزمین میں خلیفۃ المسیح کی اتباع میں ایک مختصر قافلہ نے پنجوقتہ با جماعت نمازوں میں جبین نیاز خدائے واحد و یگانہ کے حضور سجدہ ریز کرنی تھی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی پوری ہونی تھی۔ حمد و شکر اور جذبات ایمانی سے لبریز دلوں پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ رات کے پونے بارہ بج رہے تھے اور سورج ابھی پہاڑیوں پر اپنی کرنیں پھیلائے افق پر موجود تھا۔ موسم بہت خوشگوار تھا۔ ابھی قافلہ روانہ ہی ہوا تھا کہ موسم نے اپنا رخ بدلا اور اچانک دھند کے بادل نے اس علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اسی اثناء میں قافلہ نارتھ کیپ پہنچ گیا۔ پارکنگ میں کاریں پارک کیں ۔ ہر طرف دھند ہی دھند تھی۔ یہ دھند بڑی گہری اور سردی کی لہر سے پر تھی۔ یخ بستہ ہوا کپڑوں کو چیرتی ہوئی جسموں میں جھرجھریاں ڈال رہی تھی۔

ایک کھلی جگہ میں آلے کے ذریعے قبلہ رخ کا پتہ کر کے مناسب جگہ پر نماز مغرب و عشاء کے لئے صفیں بچھا دی گئیں۔ زمین کے اس آخری شمالی کنارے پر پہلی با جماعت نماز کے لئے پہلی اذان کہی گئی۔ یہ سعادت مکرم مرزا محمد اشرف صاحب آف اوسلو کو اور پہلی تکبیر کی سعادت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کو نصیب ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ زلزال اور دوسری رکعت میں سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی۔ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران کی آیت ۲۶، ۲۷، اور ۲۸ (فکیف اذا جمعنا ھم سے لے کر و ترزق من تشاء بغیر حساب تک) تلاوت فرمائیں۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد نوافل اور وتر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قریبی عمارت میں تشریف لے گئے جہاں قطب شمالی اور نارتھ کیپ کے علاقہ کے بارہ میں مختلف معلومات پر مبنی تختیوں اور فلموں وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نارتھ کیپ میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں

نارتھ کیپ میں پہلی نماز فجر

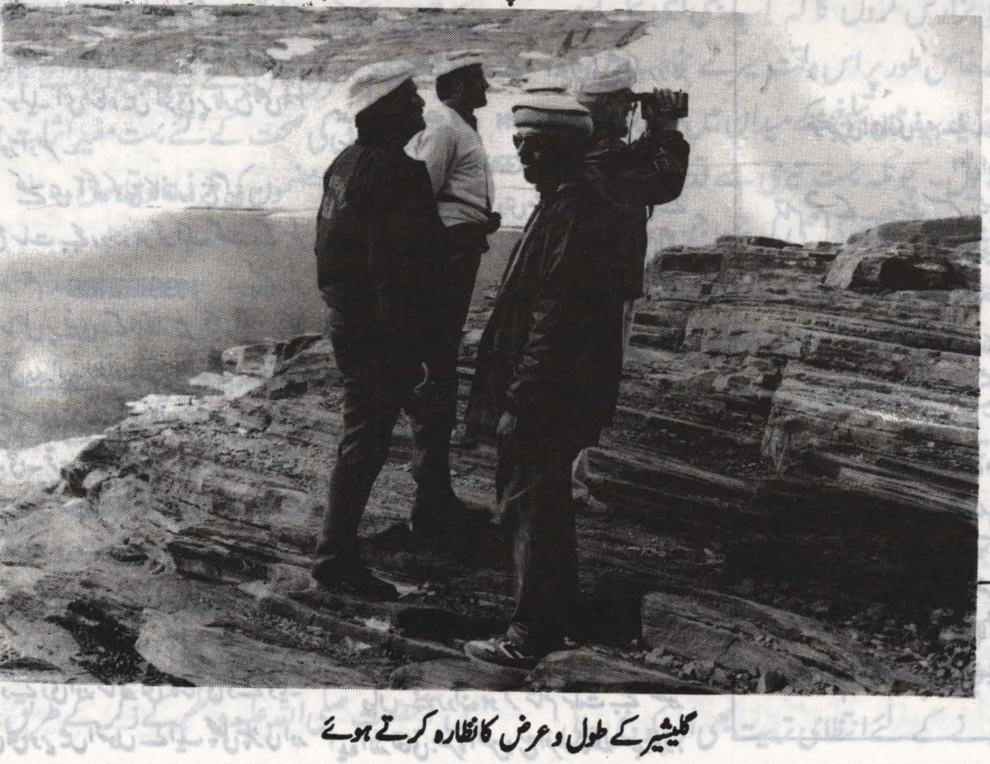

گلیشیر کے طول و عرض کا نظارہ کرتے ہوئے

گلیشیر کے پہلو میں

نارتھ کیپ میں زمین کے انتہائی مقام پر اراکین قافلہ کے ہمراہ

ٹیلیفون بوتھ سے فون بھی کئے۔ تھوڑی دیر کے بعد نماز فجر کا وقت ہو گیا تو وہیں اس عمارت کے ایک کونے میں صفیں بچھا دی گئیں۔ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب نے اذان دی اور حضور ایدہ اللہ نے نماز پڑھائی۔ بعدازاں یہ قافلہ واپس اپنی قیام گاہ میں آ گیا۔

دوپہر ایک بجے قافلہ پھر نارتھ کیپ کے لئے روانہ ہوا۔ اس روز بھی آسمان پر بادل چھائے رہے۔ کبھی کبھی سورج کی کرنیں ان تہہ در تہہ بادلوں کو چیر کر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھیلنے لگتیں لیکن پھر جلد ہی بادل کرہ ارض پر چھتری تان دیتے۔ اس روز بھی سردی کافی تھی اور تیز ہوا بھی چل رہی تھی۔ نارتھ کیپ کا کنارہ بھی سردی اور دھند میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہاں عمارت میں ایک ایسا مقام مل گیا جو ہال کے کونے میں واقع تھا اس جگہ ناروے کا ایک بادشاہ ٹھہرا تھا۔ اس کی یاد میں اس جگہ کو جنگلے سے محیط کر کے کارپٹ بچھا کر صاف ستھرا رکھا گیا ہے۔ اور تاریخی حیثیت کا حامل بنایا گیا ہے۔ اس جگہ پر نماز جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ دونوں اذانیں حسب سابق مرزا محمد اشرف صاحب نے دیں اور حضرت خلیفہ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء کو قطب شمالی میں پہلا تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ (اس خطبہ کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔) اس طرح اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قطب شمالی میں نماز جمعہ اور دیگر نمازیں با جماعت ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد اس عمارت میں ایک ہال کے اندر شمالی ناروے کے مکینوں کی بود و باش، وسائل زندگی، موسموں، پرندوں، چرندوں، نباتات، جنگلات، سمندروں اور پہاڑوں وغیرہ کے بارہ میں معلوماتی فلم ملاحظہ کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ قیامگاہ کے لئے واپس KIRKPORTEN -- روانہ ہو گئے۔

قیامگاہ میں پہنچنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے بذریعہ فیکس موصولہ پیغامات اور دفتری امور کے بارہ میں فیصلہ جات اور ہدایات ارشاد فرمائیں۔ دفتری کام سے فراغت کے بعد آرام فرمایا اور تھوڑی دیر بعد ارد گرد کے پہاڑوں پر مع افراد خاندان سیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے تقریباً ساڑھے دس بجے (شب) واپس ہٹے میں تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول فرمایا۔

اگلے روز صبح آٹھ بجے یہ قافلہ واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہوا اور تقریباً ۱۵ منٹ کی مسافت کے بعد -- [redacted] کے ساحل پر پہنچا جہاں سے بذریعہ فیری چالیس منٹ کا سفر طے کر کے کفجورڈ کے مقام پر پہنچا۔ وہاں سے کاروں پر چل کر سارا دن سفر طے کر کے شام آٹھ بجے MAL-SEL -- V-FOSSEN -- کی کیمپنگ میں پڑاؤ کیا۔ آج کا طے کردہ فاصلہ ۶۱۵ کلومیٹر تھا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ سورج بظاہر ڈھلتا ہوا معلوم ہو رہا تھا لیکن بدستور سرخ اور نارنجی افق پر ٹھہرا ہوا تھا۔ اسی اونچائی پر سے پھر ایک بجے کے بعد اوپر اٹھنا شروع ہوا۔ آدھی رات کا سورج آج ہر ایک نے بالکل صاف مشاہدہ کیا۔

نماز فجر ۴ بجے سورج کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد آرام کیا اور پھر ۸ بجے اٹھ کر رخت سفر باندھا۔ یہاں سے دس بجے روانہ ہو کر ۳۲۸ کلومیٹر سفر کر کے ناروے کی مشہور وادی لوفوٹے LOFOTEN میں SANDVIKA کی کیمپنگ میں قیام کیا۔

آج کے سفر میں MELBU سے FISKEBOL - تک فیری کا سفر بھی شامل تھا۔ لوفوٹن کا وسیع و عریض علاقہ اپنی خوبصورتی اور دلکشی کے لحاظ سے ناروے میں بھی اور دنیا کے طول و عرض میں بھی مشہور ہے۔ روایتی ماہی گیروں کی بستیاں، رنگین قدرتی مناظر اور کھلے سمندر میں وھیل مچھلیوں کی کھیل کود وغیرہ اس علاقہ کی خصوصیات ہیں۔ بعض جگہ سمندر کے ساکت و جامد ٹکڑوں میں چھوٹی چھوٹی چٹانیں خدا تعالیٰ کی خوبصورت قدرت اور دلربا صنعت گری کے دلفریب نظارے پیش کرتی ہیں۔ خصوصاً اس جگہ شام اس طرح ٹھہری ہوئی محسوس ہوتی ہے کہ انسان مسحور ہو جاتا ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ ساری کائنات سحر انگیز لمحوں میں ٹھہر گئی ہے۔

اس پر کشش وادی میں دو دن قیام کیا۔ دن گرد و نواح کے قدرتی مناظر کی سحر انگیزیوں میں سرک گئے۔ ۲۸ جون کی رات کو بھی دن کا سماں تھا لیکن مجبوراً ان چند لمحات کو رات کا تصور دے کر کچھ سو لیا۔ اسی اثناء میں گھڑی پر تاریخ بھی ۲۹ ہو گئی اور ادھر۔

کھلتے ہی آنکھ کوچ کا نقارہ بج گیا

صبح سات بجے روانہ ہو کر ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم -MOSKENES- پہنچے۔ یہاں ساحل پر فیری کے انتظار میں ایک گھنٹہ رکنا پڑا۔ اس دوران حضرت اقدس نے مچھلی کے شکار کے لئے سمندر میں کانٹا پھینکا اور جلد ہی ایک مچھلی ہاتھ آ گئی۔ قریب ہی ایک جرمن سیاح جوڑا بڑی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ عورت نے بتایا کہ گزشتہ پندرہ دن سے وہ مچھلی کے شکار کی کوشش میں ہیں مگر ایک چھوٹی سی مچھلی بھی نہ پکڑ سکے۔ حضرت اقدس نے وہ مچھلی انہیں تحفے کے طور پر دے دی اور ساتھ ہی کانٹا بھی دے دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں انہوں نے ایک مچھلی پکڑ لی اور خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ اس جوڑے نے ہمارے ساتھ ہی بوڈو تک سفر کیا۔ دوران سفر انہیں اسلام کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس سارے سفر کے دوران جہاں جہاں بھی موقعہ ملتا رہا لوگوں کو پیغام حق پہنچایا جاتا رہا اور اسلام اور احمدیت پر جو لٹریچر ساتھ لے گئے تھے تقسیم کیا جاتا رہا۔ نیز حضور انور نے مختلف اوقات میں ناروے کے شمالی علاقوں میں تبلیغ اور احمدیت کے نفوذ کے بارہ میں، خاص طور پر اس علاقہ کے پرانے باشندوں مثلاً رینڈیر پالنے والی قوم کے لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کر کے انہیں دعوت اسلام دینے کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے ہدایات جاری فرمائیں۔

چار گھنٹے کے سمندری سفر کے بعد قافلہ (BODO) کے شہر کے باہر ایک انتہائی پر فضاء اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان - SALTATRAUMEN - کیمپنگ گراؤنڈ میں پہنچا۔ اس جگہ کے پاس ہی ایک فیوڈ (-FJORD-) ہے جس کا پانی ہر چھ گھنٹے کے بعد اپنا رخ بدلتا ہے یعنی ایک دفعہ پانی تیزی کے ساتھ اندر آتا ہے اور دوسری دفعہ بڑی تیزی سے سمندر میں واپس چلا جاتا ہے۔ یہ جگہ بھی حسن اور دلکشی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔

سمندر کے اس حصہ میں وھیل مچھلی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور اکثر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی فیری سے نظر آتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے بڑی کثرت سے سیاح اس راستہ پر سفر کرتے ہیں

وادی بھی قدرت خداوندی کا دلآویز شاہکار تھی۔ کہیں سحر انگیز نظاروں کا ٹھہراؤ، کہیں چٹانوں کے کٹاؤ۔ ہر طرف خدا تعالیٰ کی قدرت کا حسن ایسا بکھرا ہوا ہے کہ انسان مبہوت رہ جاتا ہے۔

یہاں رات بسر کر کے ۳۰ جون کی صبح کو روانہ ہوئے اور رات کو۔ THRONDHEIM شہر کے قریب - STORSAND GARD - کیمپنگ میں پہنچے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جاتے وقت بھی قافلہ ٹھہرا تھا۔ صبح اوسلو کے لئے روانگی تھی۔ چنانچہ قافلہ ناروے کی مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دوپہر کے وقت ایک بڑی جھیل EINUND کے کنارے واقع ہوٹل میں پہنچے جہاں جھیل کے کنارے مکرم شیخ نثار احمد صاحب اور ان کی فیملی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور افراد قافلہ کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ [مکرم نثار احمد صاحب مکرم ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کے بہنوئی اور خالہ زاد بھائی ہیں۔ ادارہ]

وہاں سے روانہ ہو کر شام سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع افراد قافلہ مسجد نور، احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو میں بخیریت پہنچ گئے جہاں احباب نے حضور اقدس کا والہانہ استقبال کیا۔ اس طرح نارتھ کیپ کا مسلسل ۱۶ دن کا سفر ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

اوسلو میں حضور اقدس نے چار دن قیام فرمایا جس میں حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو صد سے زائد خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ مجالس عرفان اور پریس انٹرویوز میں مصروف رہے۔ بوزنین مسلمانوں کو خطاب فرمایا۔ ان کے سوالات کے جواب دئے اور ان کے پیش کردہ ثقافتی پروگراموں کو ملاحظہ فرمایا۔

اوسلو سے مورخہ ۵ جولائی کو روانہ ہو کر حضور اقدس سویڈن تشریف لے گئے جہاں دو دن اور ایک رات قیام فرمایا۔ افراد جماعت سے ملاقاتیں کیں۔ مجلس عاملہ سویڈن سے خطاب فرمایا۔ مشن ہاؤس گوٹن برگ کی توسیع کی سکیم ملاحظہ فرمائی۔ بوزنین احباب سے گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جواب دئے اور مورخہ ٦ جولائی ۱۹۹۳ء کو بذریعہ بحری جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس طرح یہ تاریخی سفر اپنی تمام برکتوں اور کامیابیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم شیخ لطف الرحمٰن صاحب وفات پا گئے

محترم شیخ لطف الرحمٰن صاحب مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۹۳ء کو لندن میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ عرصہ اڑھائی سال سے بیمار چلے آ رہے تھے اور گذشتہ چند دنوں سے ہسپتال میں تھے۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا جنازہ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں پڑھایا اور موصوف کا جسد خاکی تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔

مرحوم شاعر تو نہ تھے مگر قادیان کے لئے ان کے دل میں جو تڑپ تھی وہ مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہوتی ہے جو انہوں نے بیماری کے آخری ایام میں کہے۔

رحمتوں کو ہر طرف دیکھے جو آئے قادیان

آسماں کی اک حسیں تصویر اب آئی نظر
روشنی ہی روشنی ہے بر فضائے قادیان

پہرہ دیتے ہیں ملائک اس مقام پاک کا
نور سے روشن ہوئے، صبح و مسائے قادیان

تھی ازل سے ہی مقدر اسکی عظمت اسکی شان
تخت گاہ مہدی موعود، پائے قادیان

مصلح موعود نے اس کو لگائے چار چاند
ساری دنیا میں ہے لہراتا لوائے قادیان

تھے مسیح پاک کے اصحاب میں والد مرے
قادیان ان کا وطن تھا۔ وہ گدائے قادیان

ایک لحہ کی بھی فرقت اس جگہ سے شاق تھی
تھی بہار زندگی ان کی ہوائے قادیان

یاالٰہی بخش دے تو میری مشت خاک کو
بندہ تیرا، اور ہوں ابن گدائے قادیان

S. M. Satellite Services
15 BRIDGE END,
CAMBERLEY, SURREY TEL: 0276 20916
GU15 2QX. ENGLAND. FAX: 0276 678740

خوشخبری! ہماری فرم نے سیٹلائٹ و کیبل شو لندن میں سینکڑوں فرموں کے مقابلے میں
اعلیٰ اور پہلا انعام ٹی وی ایشیا سے حاصل کیا
تمام قسم کے سیٹلائٹ سسٹم، ریسیور، بلٹ ان ویڈیو کرپٹ ڈیکوڈر، ڈیٹومیک ڈیکوڈر، ریسیور سی بینڈ
کے یو بینڈ کے علاوہ بھی تمام ریسیور موجود ہیں۔
تمام یورپ و دیگر دنیا کے ممالک میں ہمارا سامان روزانہ جاتا ہے۔
سیٹلائٹ سسٹم کے تمام ایکسیسریز بھی دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ بالکل نیا ٹیلیفون سسٹم موجود ہے
جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں سنا جا سکتا ہے۔ جس میں بولنے اور سننے والے کی تصویر
ٹیلیفون کی سکرین پر آ جاتی ہے۔ یہ بھی دستیاب ہے۔
اوقات کار صبح ۸ بجے سے رات ۱۰ بجے تک ہفتہ میں سات دن
قیمت:۔ ویڈیو کرپٹ ڈیکوڈر ۹۹/۰۰ پاؤنڈ - ۲۵۰ جرمن مارک
سیٹلائٹ سسٹم: پیس پی آر ڈی ۸۰۰ ۲۲۸ پاؤنڈ
یورپ کے لئے۔ ضروری تبدیلیوں کے ساتھ پیس سسٹم ۶۲۵ جرمن مارک
مندرجہ بالا قیمتیں ڈاک و پارسل کے خرچ کے علاوہ ہیں
مزید تفصیلات کے لئے شاہد مرزا سے رابطہ کریں

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۳ء بمقام روز ہل ماریشس

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الزمر کی آیت ۷۶ کی تلاوت فرمائی:

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۶﴾

فرمایا:

خطبات کا یہ سلسلہ جو کچھ عرصہ سے جاری ہے، ذکر الٰہی سے متعلق ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو شروع کروں، آپکو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا بین الاقوامی جلسہ جو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے، ہم اس جلسے میں آج ٹیلی وژن کے ذریعہ شامل ہو رہے ہیں اور اس بین الاقوامی جلسے میں دنیا کی اور بھی جماعتیں اور مجالس شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ یہ عجیب انتظام جماعت احمدیہ کے ذریعہ فرمادیا ہے کہ جلسہ قادیان میں ہو یا لندن میں یا ماریشس میں، وہ اللہ کے فضل سے ایک بین الاقوامی صورت اختیار کر جاتا ہے لیکن خصوصیت سے قادیان میں ہونے والا جلسہ ہمارے لئے بہت ہی مبارک بھی ہے اور معزز بھی ہے۔ ایک ایسا جلسہ ہے جس کے ساتھ بہت سی پاکیزہ یادیں وابستہ ہیں پس یہ دن ایک غیر معمولی دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، اسی کی دی ہوئی توفیق کے مطابق آج ہم جو ماریشس میں احمدی موجود ہیں اور باقی دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعتیں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بین الاقوامی قادیان کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں۔

کچھ اور بھی جلسے ہیں، کچھ اور بھی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہیں جو اس دن آج ہمارے ساتھ ہیں۔ ان میں سے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا اپنا دسواں سالانہ اجتماع اور دوسری مجلس شوریٰ منعقد کر رہی ہے۔ بعض عرب ممالک کی لجنات نے بھی اللہ کے فضل کے ساتھ اب اجتماعات شروع کر دیئے ہیں۔

ضلع جہلم، واہ کینٹ، ٹیکسلا کی جماعتوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے فجی، نائیجیریا، نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ جلسہ نائیجیریا میں شمالی علاقے کے ایک بہت ہی معزز امیر جو اپنے ایک وسیع علاقے میں سب سے زیادہ معزز عہدے پر فائز ہیں اور امیر کہلاتے ہیں۔ (یہ خالص مسلمانوں کا علاقہ ہے)۔ وہ مجھے انگلستان میں آکر ملے بھی تھے اور بہت سی غلط فہمیاں ان کی دور ہوئیں چنانچہ وہ بھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ خصوصیت سے ان کو بھی میں ساری جماعت کی طرف سے السلام علیکم کہتا ہوں۔ ان کی شمولیت ان کے لئے اور انکے سارے علاقے کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

اسی طرح جماعت سپین کی تینوں ذیلی تنظیموں یعنی خدام، لجنہ اور انصار کے سالانہ اجتماعات بھی ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف ریجنز کے تربیتی کورسز یعنی درس جاری ہیں۔

اس ضمن میں خصوصیت سے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی اسی پیمانے پر اپنے ہاں کام شروع کریں (ماریشس والے خاص طور پر اس وقت میرے مخاطب ہیں) جماعت جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ میں تبلیغ کے میدان میں سب پر بازی لے گئی ہے اور حیرت انگیز انقلابی کام کئے ہیں۔ چونکہ بہت تیزی سے قدم آگے بڑھ رہے ہیں، اس لئے ان کو میں نے خصوصیت سے نصیحت کی تھی کہ جن جن دوستوں کو آپ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کے لئے مستقل تربیت کے انتظام ہونے چاہئیں چنانچہ ان کو باقاعدہ طریق سمجھایا کہ اس طریق پر آپ مختلف تربیتی اقدامات کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جو اطلاعات مل رہی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل ہدایت کے مطابق پوری تندہی اور پورے اخلاص کے ساتھ جماعت جرمنی کی مختلف تنظیمیں اور جماعت جرمنی سے وابستہ سب خدام مل کر بہت عمدگی سے تربیتی کلاسز کا انعقاد کر رہے ہیں اور نو مسلم بھی اور مسلمانوں سے بھی جو احمدی ہوئے ہیں وہ باقاعدہ ان میں حصہ لیتے ہیں، مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جماعتی تنظیم سے اور چندوں کے نظام سے ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ نظام خلافت کا مضمون انہیں سمجھایا جاتا ہے اور پھر انتظامات میں ان کو شامل کرنے کے لئے انتظامی تربیت بھی ان کو دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال کی عظیم تعداد میں بیعتوں سے پہلے پہلے جو گزشتہ سال احمدی ہوئے ہیں وہ پوری طرح جماعت میں ضم ہو چکے ہونگے، جذب ہو چکے ہونگے۔ باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اسی طریق پر وہاں بھی تربیتی انتظامات ہونے چاہئیں۔

بین الاقوامی جلسہ قادیان

قادیان کے جلسہ کا جہاں تک تعلق ہے، اس میں خصوصیت کے ساتھ میں ان سب سے مخاطب ہوں جو دنیا کے کونے کونے سے آج قادیان میں حاضر ہوئے ہیں۔ قادیان کے باشندگان اس وقت بھاری اکثریت میں سکھ ہیں اور سکھوں نے جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت حسن سلوک سے کام لیا ہے۔ ساری دنیا کی جماعتیں اس پہلو سے انکی ممنون ہیں۔ مذہبی اعتقادات میں اختلافات اپنی جگہ مگر انسانی قدروں کے لحاظ سے انسانی سطح پر اعلیٰ تعلقات استوار کرنا یہ الگ بات ہے او مذہبی اختلافات اس دوسرے معاملے میں مانع نہیں ہیں۔ اسکو روکتے نہیں بلکہ مذہب بحیثیت مجموعی انسانی قدروں پر اضافے کی خاطر آتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرتا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے انسانی تعلقات بھی اسی طرح پاکیزہ اور مقدس ہوتے چلے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نام پر نفرتیں نہیں بکھیری جاتیں بلکہ محبتوں کے پھول بچھائے جاتے ہیں۔ یہ اگر مذہب کا اعلیٰ مقصد نہیں تو پھر مذہب بالکل بے معنی اور بے حقیقت چیز ہے۔ اس پہلو سے قادیان کے باشندے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں سکھوں کے بنیادی عقائد میں سے بعض ایسی باتیں ہیں جن سے ہمیں اختلاف ہے اور ان کو ہمارے عقیدوں سے اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود انسانی سطح پر ہم مل جل کر رہ سکتے ہیں اور سب دنیا کے گوروں کی یہی تعلیم ہے کہ انسان کو انسان سے محبت کرنی چاہئے۔ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ پس آپ سب لوگ جو وہاں جمع ہوئے ہیں آپ سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں سکھلایا ہے:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور ہے کیا؟۔ پس آپ ان سے حسن سلوک کریں یہاں تک کہ آپ کے حسن سلوک کی یاد ان کو اور زیادہ اس محبت کے رستے پر آگے بڑھائے اور تمام دنیا میں انسانی بھائی چارے کی جو مہم جماعت احمدیہ نے شروع کر رکھی ہے اس کو مزید تقویت ملے۔

یہ سال جو گزرا ہے اسے میں نے عالمی بھائی چارے کا سال قرار دیا تھا اور جماعتوں کو نصیحت کی تھی کہ پوری کوشش کریں کہ اس سال کے دوران مختلف مذاہب کے لوگ، مختلف قوموں کے لوگ، مختلف جغرافیائی خطوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ پس قادیان کا جلسہ اس سال کا ایک اختتام ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ اختتام بہترین پھل اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا جو میٹھے ہونگے، باقی رہنے والے ہونگے اور انسانی اخلاق کی صحت کے لئے بہت مفید اثرات پیچھے چھوڑیں گے۔

اب ذکر الٰہی کے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی کا مضمون صرف کسی ایک جلسے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ عالمی طور پر تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور کسی ایک لمحہ کی بات نہیں بلکہ ساری زندگی کے تمام لمحوں پر یہ ذکر محیط ہے اور صرف مسلمانوں کا ذکر نہیں، دنیا کے ہر مذہب نے اپنے اپنے طور پر ذکر الٰہی پر کچھ نہ کچھ زور دیا ہے اور مذہب کا آخری خلاصہ ذکر ہے۔ پس ذکر سے متعلق بہت کھول کھول کر جماعت کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ذکر ہے کیا؟ کیسے کیا جاتا ہے؟ اور اسکے نتیجہ میں آپکے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی اور ہونی چاہئیں۔ اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے طریق بیان کر رہا تھا اور بات اس طرح چھڑی

تھی کہ ایک مشہور عرب شاعر امرؤ القیس ہو گزرا ہے جس نے اپنے دوستوں کو یہ کہہ کر ایک منزل پر رکنے کی ہدایت دی کہ یہ میرے محبوب کی منزل کے مٹے ہوئے نشانات ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا محبوب مجھے یاد آتا ہے۔ پس اے مرے ساتھیو! تم بھی ٹھہرو کچھ عرصہ مل کر ان مٹتے ہوئے نشانات پر آنسو بہالیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ ایک شاعر اپنے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اسکی منزل کے مٹے ہوئے نشانات بھی اسکو اس کا ذکر کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں تو اللہ کے ذکر سے ہم کیسے غافل ہو سکتے ہیں جس کے نشانات تمام کائنات پر محیط ہیں جو آفاق میں بھی ہے اور انفس میں بھی ہے۔ باہر بھی ہے اور اندر بھی ہے۔ انسان خواہ باہر کی دنیا کا مطالعہ کرے یا اپنے نفس میں ڈوب جائے ہر جگہ اسے خدا تعالیٰ کے مٹتے ہوئے نہیں بلکہ ہر جگہ زندہ اور ابھرتے ہوئے نشان دکھائی دیں گے۔

وہ نشانات ہیں تو زندہ اور روشن بھی ہیں لیکن انسانی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اسلئے بعض لوگوں کو نہ وہ نشان دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان میں روشنی نظر آتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ شعور ہے جو بیدار ہوتا ہے۔ یہ بصیرت ہے جسے بینائی عطا ہوتی ہے اور اسکے نتیجے میں خواہ آپ کسی طرف دیکھیں وہیں خدا تعالیٰ کی عظمت کے اسکی تسبیح کے اسکی تحمید کے نشان ابھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی آپ کی ذات کو ان کو دیکھنے کا شعور مل رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے یوں لگتا ہے کہ گویا وہ نشان ابھر کر آپ کے سامنے آرہے ہوں اور پھر وہ روشن تر ہوتے چلے جاتے ہیں حالانکہ وہ پہلے سے ہی روشن ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کے اندر تاریکی دور ہو رہی ہے۔ آپ اپنے اندر ایک نئی روشنی پاتے ہیں۔ اسلئے وہ روشن نشانات آپ کو اسی نسبت سے روشن دکھائی دینے لگتے ہیں پس اس ذکر میں سب سے زیادہ اہم ذکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ آپؐ سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کسی نے بھی یاد نہیں کیا اور آپؐ سے زیادہ کوئی اللہ کی محبت میں گرفتار نہیں ہوا۔ وہ ایک ایسا پاکیزہ وجود تھا جو کلیۃً خدا کی محبت میں غرق ہو گیا کچھ بھی اپنا باقی نہ چھوڑا۔ آپؐ کی زندگی کے ہر لمحے پر خدا کی یاد محیط تھی پس اگر ہمیں خود علم نہ ہو کہ ہم کیسے ذکر کریں تو وہ ذکر ہمارے سامنے ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا اپنی ذات میں ایک زندہ ذکر ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم میں ذکراً رسولاً بھیجا ہے۔ ایسا رسول بھیجا ہے جو مجسم ذکر ہے پس اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ذکر الٰہی کا بھی مطالعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ذکر ہے۔ یہ رسول مجسم ذکر ہے۔ پس خدا کے ذکر کا مطالعہ سب سے بہتر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر الٰہی کے متعلق احادیث

احادیث میں سے چند جو میں نے اس موقع کے لئے منتخب کی ہیں، آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ جب ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہر خدا کے قریب ہونے والا بندہ ہمیشہ ہر روز اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو ساری کائنات میں پھیلی پڑی ہے۔ یعنی ہر انسان جو خدا تعالیٰ سے پیار کی بات کرتا ہے، اس سے تعلق بڑھاتا ہے اسے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کا یہ سلوک ہر بندے سے برابر ہوتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ خدا کی طرف میں نے تھوڑا سا قدم آگے بڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت زیادہ میری طرف توجہ فرمائی اور احسان فرماتے ہوئے میرے قریب آیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا کسی اور انسان کے قریب نہیں ہوا اور جس تیزی سے خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ گر ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند تھا اور سب سے زیادہ قوت اور دل کی گہرائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اگر تم ایک بالشت میری طرف آؤ تو میں ایک ہاتھ تمہاری طرف آؤں گا۔ تم چل کے آؤ تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ جیسے خدا کو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے ویسا دنیا میں کبھی کوئی اور نظارہ دکھائی نہیں دیا۔ یہی وہ مضمون ہے جو ہمیں عرش الٰہی کے معنی بھی سمجھاتا ہے اور اسی تعلق میں میں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تھی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٦﴾

یعنی تو ملائکہ کو دیکھے گا جو عرش کے گرد جمگھٹے بنائے ہوئے یعنی ایک دوسرے پر گرتے ہوئے اکٹھے ہوتے چلے جاتے ہیں (یعنی جھرمٹ پہ جھرمٹ بنے ہوئے) اور اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اسکی حمد کے گیت گاتے ہیں اور وہ وقت ہوتا ہے جب بڑے بڑے فیصلے کئے جاتے ہیں اور وہ تمام فیصلے حق کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اس سے پہلے میں نے جو ایک حدیث پڑھی تھی اس میں ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ جب کسی مجلس میں میرا ذکر کیا جاتا ہے تو فرشتے تہہ در تہہ، غول در غول اس مجلس پر اترتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین سے آسمان تک اس کو ڈھانک لیتے ہیں اور وہ فرشتے اس ذکر اور اس حمد میں شریک ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ذکر لے کر خدا کے حضور بلند ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلے فرماتا ہے کہ کن کو بخشا جائے گا اور کن سے درگزر کی جائے گی اور کن سے غیر معمولی احسان کا سلوک کیا جائے گا۔

عرش الٰہی کے معنی

پس اس آیت کریمہ میں جو ذکر ہے وہ وہی ذکر نظر آتا ہے جو اس حدیث میں ہے اور اس سے ہمیں عرش کا مضمون بھی سمجھ آجاتا ہے۔ عرش دراصل اس دل کا نام ہے جس میں خدا کی یاد ہو۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے مکمل فرما لیا تو اس کے بعد عرش پر قرار پکڑا۔ (ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ) تو دنیا کو بنا کر دنیا سے ہٹ کر کہیں دور تو نہیں چلا گیا۔ اگر عرش کسی دور کے بعد از تصور کا نام ہے تو خدا نے پھر یہ کیا کیا کہ چھ دن میں تو دنیا بنائی، اسے مکمل کیا اور انسان میں روح پھونکی اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ خدا کی یاد کر سکے اور پھر عرش پر واپس چلا گیا اور وہاں جا کر بیٹھ رہا۔ یہ ایک جاہلانہ تصور ہے اسے قرآن شریف کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ عرش پر قرار پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے وہ دل بنائے جو ذکر الٰہی سے معمور ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ دل بنائے جن میں اللہ کا نام لیا جاتا تھا اور جیسا کہ اس حدیث میں وعدہ کیا گیا ہے کہ جہاں تم خدا کا ذکر کرو گے وہاں ضرور خدا توجہ فرمائے گا۔

اللہ اپنی تمام تر توجہات کے ساتھ ان دلوں میں اترنے لگا جو اس کا عرش بن گئے یہی وہ معنی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معراج کا ایک عظیم فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ لوگ عرش کو کائنات سے پرے ڈھونڈتے ہیں لیکن حقیقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہی تھا جو عرش الٰہی تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تر نظارے آپ نے دیکھے ہیں۔ کیونکہ وہ صفات باری تعالیٰ کی آماجگاہ تھا۔ تمام اسماء جو اللہ کی صفات سے تعلق رکھتے ہیں وہ تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جلوہ گر تھے اور وہی وہ مقام تھا جہاں خدا تعالیٰ کو اترنا چاہئے تھا۔ پس یہ آیت کریمہ جو بیان فرما رہی ہے کہ فرشتے حول العرش اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اول طور پر اس عرش سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہر ہے اور پھر تمام ذکر کرنے والوں کے دل ہیں جہاں خدا کی یاد کے ساتھ ساتھ خدا کچھ نہ کچھ اترتا رہتا ہے اور فرشتے وہیں جائیں گے جہاں خدا جائے گا یعنی مقام کے لحاظ سے تو حرکت نہیں ہوتی لیکن معنوی لحاظ سے جہاں خدا کو پائیں گے (کیونکہ عرش کے گرد فرشتے گھومتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں لکھا گیا ہے) وہیں فرشتے ہونگے۔ پس وہ حدیث جو یہ بتاتی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والوں پر فرشتے تہہ بہ تہہ، طبق بہ طبق زمین سے آسمان تک اترتے ہیں اور زمین کو آسمان تک مکمل بھر دیتے ہیں تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ عرش الٰہی پر اترتے ہیں۔ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم ذکر الٰہی تھے

اس وقت وہاں ذکر الٰہی کرنے والے خدا کا عرش بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مجسم ذکر الٰہی تھے اس لئے خدا ہمیشہ وہیں جلوہ گر رہا اور ایسا اترا کہ پھر گویا وہاں سے دوبارہ اٹھنے کا نام نہیں لیا۔ شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر لمحہ

مجسم ذکر بن چکا ہو۔ اگر کوئی بنا ہو تو پھر اسے خداتعالیٰ کی طرف سے یہ لقب ملنا چاہئے کہ وہ ذکر الٰہی بن گیا لیکن جہاں تک میں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مجھے کسی مذہب میں اس مضمون کی کوئی آیت نظر نہیں آئی کہ خداتعالیٰ نے کسی اور نبی اور کسی اور پیارے کو مجسم ذکر کہا ہو۔ سو اس پہلو سے اگرچہ تمام انبیاء ذکر الٰہی ہوتے ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی وجود ذکر الٰہی کہلانے کا مستحق نہ بنا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے "جمدان" کہا جاتا ہے۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان رسول اللهﷺ يسير في طريق مكة فمر على جبل يُقال له جُمدان، فقال سِيروا هذا جُمدان سَبق المُفَرِّدُونَ. قالوا وما المُفرِّدُ يا رسول الله. قال: الذّاكِرون الله كثيرًا. (صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى)

کہ اس جمدان کی سیر کرو۔ "مفردون" سبقت لے گئے۔ یعنی صرف یہی نہیں فرمایا کہ اس پہاڑ پر پھیل جاؤ اور سیریں کرو۔ بلکہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مفردون کون ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے"۔ اس ضمن میں میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی میں مفرد کا لفظ بھی پایا جاتا ہے

اور مفرد کا بھی۔ مفرد کا مطلب ہے کہ خود الگ ہو جانے والا۔ چنانچہ ایسا سوار جو گھڑ سواری کرتے ہوئے اکیلا کہیں نکل جائے اسے مفرد کہتے ہیں لیکن مفرد مجہول مضمون ہے یعنی وہ جسے اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو میں نے غور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہر لفظ میں گہری حکمت ہوتی تھی۔ کیا وجہ ہے کہ آپ نے خود بخود الگ ہونے والوں کو مفرد نہیں فرمایا بلکہ مفرد فرمایا ہے اور ساتھ یہ فرمایا کہ مفرد آج بازی لے گئے ہیں۔ مفرد کا مطلب ہے کہ جو ایک طرف لے جایا گیا ہو۔ جو اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو مراد یہ ہے کہ عشق الٰہی میں اللہ کے ذکر سے مجبور ہو کر کچھ لوگ الگ الگ ان پہاڑوں پر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور وہ جو مجبور کر کے ایک طرف لے جائے گئے ہیں اور جنہوں نے باقیوں سے تعلق توڑا ہے کیونکہ وہ شرماتے تھے کہ ان کے سامنے اللہ کی محبت کے آثار ان کے چہروں سے ظاہر ہوں اور ان کی آنکھوں سے برسنے لگیں پس وہ مفرد ہوئے یعنی علیحدہ کر دئے گئے اور عشق نے ان کو علیحدہ کر دیا تو عشق کی مجبوری سے الگ ہونے والوں کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بازی لے گئے اور ساتھ سب کو ہدایت فرمائی ہے کہ تم بھی سیریں کرو۔ مراد یہ ہے کہ تم بھی سیریں کر کے کچھ ویسی کیفیات اپنے دل میں پیدا کرو۔ جیسی میرے بعض صحابہؓ کے دل میں پیدا ہوئی ہیں اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے تو کوئی بات بھی نہیں فرمایا کرتے تھے لازماً اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتایا ہوگا کہ آج تیرے یہ عشاق ہیں جن کو میری محبت مجبور کر کے الگ الگ پہاڑ پر لے گئی ہے۔ باقیوں کو بھی کہا کہ یہ بھی ایسی کوشش کریں۔ چنانچہ صحابہ کے پوچھنے پر آپ نے تشریح فرمائی کہ مفرد کون ہوتے ہیں۔

جہاں تک آپکے ذکر کے اوقات کا تعلق ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:

عن عائشة رضي الله عنها ، قالت: «كان رسول اللهﷺ يذكر الله على كل أحيانه.» (ترمذى، أبواب الدعوات، باب ما جاء أنَّ دعوةَ المُسلِمَ مُستجَابةٌ)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کو ہر لحہ یاد کیا کرتے تھے۔ میں کس لحہ کی بات کروں۔ کوئی لحہ بھی ایسا نہیں تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے ذکر سے غافل رہے ہوں۔ بخاری و ترمذی میں مروی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ خداتعالیٰ کے جلال اور کبریائی کا ذکر جاری تھا۔ آپ خود بھی اس سے بے حد متاثر تھے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ ذکر سے وجد میں آکر دائیں اور بائیں جھوم رہے تھے اور آپؐ کے پاؤں کے نیچے سے منبر اس زور سے ہل رہا تھا اور کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں منبر خود بھی ٹوٹ کے نہ گر جائے اور آپ کو بھی نہ لے گرے۔ تو ایک عاشق کی اپنے محبوب کو یاد کرنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی ایک وجد کی صورت میں طاری ہو جایا کرتی تھی اور بعض دفعہ اس کا اثر جسم پر بھی ظاہر ہوا کرتا تھا اور خدا کے ذکر سے ایسے جھومتے تھے کہ راوی کہتا ہے کہ منبر بھی ساتھ کانپ رہا تھا اور اس شدت سے کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر تھا کہ وہ خود بھی ٹوٹ جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہیں اس سے گر کر چوٹ نہ آجائے۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابي هُريرة رضي الله عنه عن النبيﷺ قال: «ان الله تعالى يقول: يا ابن آدمَ، تفرغ لعبادتي، أملأْ صَدرك غنًى، واسُدَّ فقرك، وإلاَّ تَفعلَ مَلأْتُ يديكَ شُغلاً، ولم اسُدَّ فقرك.» (جامع الترمذى).

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے بندے میری عبادت کے وقت میرے لئے فارغ ہو جایا کر یعنی اپنے دل میں اور خیال نہ آنے دیا کر اور میرے لئے اپنے سارے وجود کو خالص کر لیا کہ اس میں کوئی باقی نہ رہے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیری چھاتی کو غناء سے بھر دوں گا۔ کوئی حاجت تیرے دل میں باقی نہیں رہے گی۔ یہ جو محاورہ ہے کہ چھاتی کو غناء سے بھر دینا۔ یہ بہت ہی پیارا اور بہت ہی گہرا محاورہ ہے اس میں ڈوب کر اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں اسے بے شمار دولت عطا کروں گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے دل کو مستغنی کر دوں گا بلکہ یہ فرمایا کہ اس کی چھاتی غناء سے بھر دوں گا۔ غناء سے چھاتی بھرنا اس وقت ہوا کرتا ہے جب انسان سر سے پاؤں تک راضی ہو جائے۔ اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے اور جو وہ چاہتا ہے وہ اسے مل جائے دوسرا غناء کا یہ مطلب ہے کہ وہ دنیا سے مستغنی ہو جائے۔ خدا کا اتنا پیار اسے عطاء ہو اور خدا کے ذکر سے اتنا مزہ آئے کہ غیراللہ کی حاجت ہی نہ رہے۔ پرواہ ہی نہ رہے کہ کسی اور کے پاس ہے بھی کہ نہیں۔ اس کو وہ کچھ مل جائے جس کی اسے چاہت ہے یعنی خدا اسے مل جائے اور پھر دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے دل نہیں فرمایا بلکہ "صدر" فرمایا ہے کہ اس کی چھاتی بھر دوں گا۔ اس حدیث کا اطلاق مختلف لوگوں کے اوپر مختلف رنگ میں ہوگا بعض لوگ ضرورت مند ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ضرورت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ توجہ اللہ کے پیار کے ذکر سے ہٹ کر اپنی مشکل، مصیبت اور ضرورت کی طرف اتنی زیادہ منتقل ہو جاتی ہے کہ خدا کا ذکر اپنی ضرورت کو پورا کرنے کا محض ایک ذریعہ رہ جاتا ہے۔ بار بار ان کا فقر اور مصیبت ذہن پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اللہ کی یاد سے ہٹا کر اس طرف لے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی دعا مانگی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نصیحت فرما رہا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ ان ضرورتوں سے ہی مستغنی ہو جاؤ۔ کوئی خیال، کوئی مصیبت ایسی باقی نہ رہے جو خدا کے ذکر سے غافل کرنے والی ہو تو عبادت ایسے کیا کرو کہ اپنی چھاتی میرے سوا ہر دوسری چیز سے خالی کر لیا کرو۔ جب تم اس طرح عبادت کرو گے تو میں تمہیں ہر مصیبت سے خالی کروں گا۔ ہر لالچ سے تمہارے دل کو پاک کروں گا یا دوسرے لفظوں میں تمہیں اتنا کچھ دوں گا جس کی تمنا تمہیں ہے یا اتنا دوں گا کہ تمہاری تمنا کہے گی کہ میں سیراب ہو گئی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ جو تمنا پھیل سکتی ہے وہ چھاتی کو ہی بھرا کرتی ہے تو فرمایا کہ تمہاری چھاتی ہی غناء اور استغناء سے بھر دوں گا۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ تجھے مستغنی کر دوں گا اس لئے کہ تو غریب ہونے کے باوجود خدا کی محبت سے راضی ہوگا۔ یہ وضاحت بھی ساتھ ہی فرما دی ہے کیونکہ بعض دفعہ یہ بھی تو ہو جاتا ہے کہ ایک انسان ذکر الٰہی میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ دنیا کی کوئی پروا اس کو نہیں رہتی۔ لیکن یہاں صرف یہی مضمون نہیں ہے۔ یہاں فرمایا ہے کہ میں غربت کو تجھ تک پہنچنے سے روک دوں گا اور غربت تجھے ہاتھ نہیں لگا سکے گی۔ تو وہ جو خدا کی خاطر اپنی دنیا کے جھمیلوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان سے کٹ کر خدا کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ساری ضرورتیں خود پوری فرما دیتا ہے اور ان کا ضامن بن جاتا ہے پس ہر پہلو سے یہ حدیث انسان کے لئے ایک عظیم الشان پیغام ہے کہ ذکر الٰہی کے نتیجہ میں تمہاری اعلیٰ تمنائیں بھی پوری ہونگی یعنی خدا اپنے وجود سے تمہارے سینوں کو بھر دے گا اور تمہاری ادنیٰ تمنائیں بھی پوری ہونگی اور غربت تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ غربت کو اذن نہیں ہوگا کہ تمہارے گھر کے دروازے کھٹکھٹا سکے تمہیں آخرت بھی عطا ہوگی اور دنیا بھی عطا کی جائے گی اور فرمایا

کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہارے ہاتھ کاموں سے فارغ ہی نہیں کروں گا۔ دن رات مصیبت میں مبتلا رہو گے۔ کام کرو گے، محنتیں کرو گے۔ دنیا کی کمائیوں کے پیچھے پڑو

غربت تو صرف اللہ کے حکم سے دور ہوا کرتی ہے

گے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آئے گا کیونکہ غربت تو میرے حکم سے دور ہوا کرتی ہے۔ میں تم

سے غربت کو دور نہیں کروں گا اور اس کا ضامن نہیں بنوں گا۔ پھر دن رات کماؤ، محنت کرو۔ تمہاری حرص بھی بڑھتی چلی جائے گی جو کچھ لینا چاہتے ہو وہ ہمیشہ تمہاری پہنچ سے آگے آگے دوڑے گا۔ پس وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم تو کاموں کے نتیجہ میں امیر ہوگئے۔ ہم تو غربت سے باہر آگئے پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟۔ ان کو انسانی نفسیات کا علم نہیں ہے جن کو اللہ تعالیٰ غناء عطا نہ کرے ان کو اگر کروڑوں بھی مل جائے تو ان کی تمنا اربوں تک جا پہنچتی ہے۔ اور اربوں بھی مل جائے تو تمنا سنکھوں تک جا پہنچتی ہے۔ ایک وادی عطا ہو تو دوسری وادی کی حرص میں مرتے اور جیتے ہیں۔ دو وادیاں مل جائیں تو چاہیں گے کہ سارا علاقہ نصیب ہو جائے یا ساری دنیا مل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان کو پوری دنیا بھی مل جائے تو وہ کہیں گے کہ ایک اور دنیا ملے لیکن ان کا پیٹ جہنم کی آگ کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ سو اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم محنت کر رہے ہیں۔ پیسہ بھی تو مل رہا ہے۔ ہر پیسہ طمانیت نہیں بخشتا۔ ہر پیسہ سے سکون نہیں ملا کرتا۔ وہ پیسہ جو ذکر کرنے والوں کو ملتا ہے اس میں طمانیت قلب شامل ہوتی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ایک عطا اور ایک فضل کے طور پر عطا ہوتا ہے اور خدا کے فرشتے غربت کو دور رہنے کا حکم دیتے ہیں اور اس طرح انسان روحانی غربت سے بھی بچتا ہے اور جسمانی غربت سے بھی بچ کر زندگی بسر کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں کے متعلق ہم نے سنا ہے اور بعض کو دیکھا بھی ہے کہ بہت دولتوں کے باوجود دلوں میں آگ بھڑکی رہی اور کبھی طمانیت نصیب نہیں ہوئی ہمیشہ مشغول رہے ہیں اور ان کا شغل بڑھتا گیا ہے کیونکہ جو کچھ وہ مزید کمانا چاہتے ہیں وہ ان کو نصیب نہیں ہوا۔ ساری زندگیاں اس آگ میں جھونک دیتے ہیں مگر اس کے باوجود طبیعت سیر نہیں ہوتی تو جسے اللہ فقر کا غلام بنا دے اسے کوئی اور طاقت اس غلامی سے نجات نہیں بخش سکتی۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله أيُّ جُلسائنَا خيرٌ؟ قَالَ مَنْ ذكّرَكُمُ اللّٰهَ رؤيَتهُ وزادَ في علمِكُم منطقه، وذكّرَكُم بالأخرة عَملُهُ. (الترغيب والترهيب، الترغيب في مجالسة العلماء ص ٢٦ بحواله ابو يعلى)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ کونسا شخص ایسا ہے جس کے پاس بیٹھنا ہمارے لئے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جس کے دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آجائے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ اب جہاں تک ایسے شخص کا تعلق ہے ایسے شخص کو ڈھونڈنا اور ہر ملک اور ہر قوم میں اسکی تلاش کرنا بظاہر ایک ناممکن کام ہے۔ اس لئے جسمانی رویئت اگر نصیب نہ ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ روحانی رویئت کی کوشش کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جہاں تک ممکن ہو وقت گزاریں۔ یہ ممکن ہے کہ آخرین میں ہو کر بھی آپ کو اولین کی صحبت نصیب ہو جائے

آخرین کو اولین سے ملانے کا وعدہ

قرآن میں یہ وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ایسے آخرین بھی ہیں جو ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے نہیں ملے لیکن ایسا وقت میں لاؤں گا کہ ان کو ان اولین کے ساتھ ملا دوں گا۔ پس ایسے ملنے والوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے جو دن رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بسر کر رہے تھے اور اس صحبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صحبت بھی آپکو نصیب رہتی تھی۔ پس ایسا شخص اپنے ماحول میں، اپنے ملک میں، اپنی قوم میں نصیب نہ ہو تو سب سے اچھا علاج یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں زیادہ وقت گزاریں۔ آپؐ کی ذات کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کریں اور گفتگو بھی کیا کریں۔ اس طرح وہ تینوں شرائط بھی پوری ہو جائیں گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی صحبت کی شرائط بیان فرمائی ہیں کہ ایسا شخص جس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو اور اس کی گفتگو تمہارا علم بڑھائے۔ احادیث کا مطالعہ کریں علوم کا خزانہ ہیں۔ غور سے ٹھہر ٹھہر کر ان کا کھوج لگائیں تو ہر خزانے کی تہہ میں مزید خزانے نظر آئیں گے۔ پھر فرمایا

وذكّركم بالأخرة عَملُهُ.

اور اس کا عمل تمہیں ہمیشہ آخرت کی یاد دلائے۔ پس اس کے جواب میں، میں نے یہی مضمون پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہی فرما رہے تھے کہ میرے پاس رہا کرو۔ جتنا ممکن ہو میرے ساتھ وقت گزارو۔ مجھے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے گا۔ میری باتوں سے خدا کی طرف توجہ منتقل ہوگی اور میرا عمل دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال زیادہ شدت سے آئے گا۔ پس میرے ذریعہ سے تم یہ تینوں فیض پا سکتے ہو۔

اصحاب صفہ

اصحاب صفہ وہ اصحاب تھے جنہوں نے اس مضمون کو خوب سمجھا۔ دنیا تج کر دی اور ہمیشہ کے لئے مسجد کے تھڑوں پہ آکر بیٹھ رہے۔ نہ رزق کمایا اور نہ رزق کا خیال ان کے دل میں آیا۔ یہ وہی لوگ تھے جن کے سینے خدا کی طرف سے غناء سے بھر دیئے گئے اور ان کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ پوری فرمانے لگا۔ غربت کے دور بھی انہوں نے دیکھے اور سختیاں بھی اٹھائیں۔ لیکن باوجود اسکے وہ مسجد سے چمٹے رہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً ظاہر ہوا کرتے تھے اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی بھی اتنی دولتیں دیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ پس خدا کے دونوں وعدے ان کے حق میں پورے ہوئے۔ اصحاب صفہ میں سے ایک حضرت ربیعہؓ بھی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں

عن ربيعة بن كعب الاسلمى رضي الله عنه خادِم رسول اللهﷺ ومِن آهل الصُّفةِ رضي الله عنهم قال: كُنت آبِيتُ مع رسول اللهﷺ فآتيتُهُ بوضوئهِ وحاجَتِه. فقال: سَلنى فقلت: اسألك مُرافقتك في الجنة. فقال: آو غيرَ ذلك؟ قُلت هو ذاك. قال: فَاعنّى على نفسك بكثرة السُّجودِ.» (مسلم، باب فضل السجود والحث عليه)

کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات کو ان کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ یہ ایک خاص موج آیا کرتی ہے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے مراتب پہ فائز ہوتے ہیں بعض دنیاوی بادشاہ ہوں یا امیر کبیر لوگ ہوں بعض دفعہ موج میں آکر اپنے خدام سے کہتے ہیں کہ آج وقت ہے مانگ لو جو مانگنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان دنیا میں پیدا نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ عجیب موج تھی جو آپ کے دل میں اٹھی اور عجیب شان تھی اس غلام کی مسجد کے تھڑوں پر بسنے والے ایک خالی ہاتھ انسان کی۔ اس کو مخاطب کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے محبت کرنے والے بتا کیا مانگتا ہے، آج مجھ سے مانگ لے۔ اس نے عرض کی کہ میں صرف یہ مانگتا ہوں کہ جنت میں بھی مجھے آپ کا ساتھ میسر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہئے۔ اس نے کہا کہ بس یہی کافی ہے، اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرت سجود و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارے میں میری مدد کرو۔ عجیب شان کے نبی تھے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ پہلے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ پھر جب اس نے مانگا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں تو پھر یہ نہیں فرمایا کہ ہاں تجھے مل گیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ تم بھی کثرت سجود و صلوٰۃ کے ذریعہ میری مدد کرو۔ آپؐ کا پیغام شاید آپ نہیں سمجھے۔ مراد یہ ہے کہ تم نے بہت زیادہ مانگ لیا ہے۔ جنت میں محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونا بہت ہی بڑی چیز ہے اور میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں دوں گا لیکن مجھ میں جتنی طاقت ہے دینے کی، وہی دے سکتا ہوں۔ اللہ نے ہی دینا ہے تو تم میری مدد کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ تم بھی اپنے لئے دعا کرو کہ اے خدا مجھے محمدؐ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اٹھا۔ اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر نفسی بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مضمون بھی کھلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی تمنا بہت بڑی تمنا ہے۔ محمد رسول اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تب بھی اپنی دعاؤں اور کوشش کی ضرورت رہتی ہے۔ حضرت معاذؓ کی روایت ہے

عن معاذ رضي الله عنه ان رسول اللهﷺ آخَذ بيدي فقال: اني لأحبُّكَ يا معاذ. فقلتُ: وآنا أحبُّك يا رسول اللّٰه. فقال رسول اللهﷺ فلا تَدَع آن تَقُولَ في كُلِّ صلوةٍ رَبِّ آعنّى عَلى ذِكرِك وشُكرك وحُسنِ عِبادَتِكَ. (سنن نسائى، كتاب الصلوة، باب الدعاء بعد الذكر)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذؓ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی

اللہ علیہ وسلم) میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز میں یہ دعائیہ کلمات کہنا کبھی نہ چھوڑنا.

کہ اے میرے اللہ میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ تو مجھے اپنا ذکر عطا فرما۔ کامیابی اور عمدگی سے ذکر کرنے میں میری مدد فرمادے اور اپنے شکر کی توفیق بخش اور بہترین رنگ میں اپنی عبادت کی توفیق بخش۔ یہ محبت کا بہترین تحفہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو عطا فرمایا۔ ایک عاشق اور معشوق کے درمیان کھل کر پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ وہی وقت ہوتا ہے جب انسان اپنی طرف سے نذرانے پیش کرتا ہے۔ اپنی محبت کے اظہار کے ثبوت کے طور پر کچھ ہدیہ گزرانتا ہے کہ یہ قبول فرمائیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہاتھ پکڑ کر معاذؓ کو فرمایا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور یہ دعا تحفہ دی کہ اس سے بڑا تحفہ اور کوئی نہیں دیا جاسکتا کہ کسی کو یہ دعا سکھائی جائے کہ اے خدا مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما۔ میری مدد کر کہ تیرا ذکر کروں اور ذکر بھی ایسا ہو کہ شکر واجب ہوجائے اور شکر کا حق ادا نہ ہو رہا ہو۔ اگر ذکر کا حق انسان اپنی توفیق کے مطابق ادا کرے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا جلوہ دکھاتا ہے کہ فوراً انسان شکر کے مضمون میں داخل ہوجاتا ہے۔ آگے اس مضمون کی حدیثیں آئیں گی جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان بہت تھوڑا کرتا ہے اور اللہ اس سے بہت زیادہ کرتا ہے پس اگر ذکر کی سچی توفیق ملے تو اللہ یہ وعدہ ضرور پورا فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کروگے تو میں تمہارا ذکر کروں گا اور بہتر ذکر کروں گا اور جب خدا ذکر کرے گا تو ذکر سے ہٹ کر مضمون شکر میں داخل ہوجاتا ہے کہ میں شکر کا حق کیسے ادا کروں گا۔ تو فرمایا کہ یہ بھی دعا کیا کرو

کہ ایسی عبادت کی توفیق بخش کہ جو بہت ہی خوبصورت ہو۔ ایسی حسین کہ تیرے پیار کی نظریں اس پر پڑنے لگیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا

عن انس بن مالك رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ما من قوم اجتمعوا يذكُرون الله عز وجل لا يريدون بذلك الا وجهه الا ناداهُمْ مُنادٍ من السماء أنْ قُوموا مغفورًا لكم قد بُدِّلتْ سَيِّئَاتُكُمْ حسناتٍ. (مسند أحمد بن حنبل، جلد ٢ ص ١٤٢)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کچھ لوگ یا کوئی قوم خدا کے ذکر کے لئے اکٹھی ہوئی ہو (جیسے آج آپ اور ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے احباب مرد اور عورتیں اور بچے خالصتاً ذکر الٰہی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں) وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے ہوں اور کوئی مرادیں مانگنے کے لئے نہ آئے ہوں۔ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کے حسن کا چہرہ دیکھنے کے لئے اس کے پیار کی توجہ کھینچنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں مگر ضرور ہمیشہ آسمان سے ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے لوگو اٹھو تم بخش دیئے گئے ہو۔ تمہاری تمام برائیوں کو حسنات اور خوبیوں میں بدل دیا گیا ہے۔ پس کیسے پیارے پیارے ذکر کے انداز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھائے اور کیسے پیارے پیارے نتائج سے ہمیں آگاہ فرمایا۔ ہر لحہ، ہر موقع پر، ہر حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر میں مشغول رہتے تھے، محو رہتے تھے، ڈوبے ہوئے رہتے تھے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول پاکؐ کو اپنے پاس نہ پاکر آپؐ کو تلاش کرنا شروع کیا کہ مجھے چھوڑ کر کہاں گئے ہیں۔ ایک جگہ آپؐ کو سجدہ کی حالت میں پایا۔ آپؐ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ (یعنی اس میں نماز کا طریق بھی سکھایا جارہا ہے کہ جب سجدہ کریں تو پاؤں کی انگلیوں کو پیچھے کی طرف نہ سمیٹا کریں سامنے کی طرف رکھا کریں وہ بھی قبلہ رخ رہیں) تو کہتی ہیں کہ میں نے اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے خدا میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے اپنی ناراضگی سے اپنی پناہ میں لے لے۔ یہ اس دعا سے اگلی دعا کا مقام ہے جس میں انسان شیطان سے پناہ مانگتا ہے۔ یہاں اللہ ہی کی ذات ہے کوئی اور ذات باقی نہیں رہی۔ کوئی دنیا کا جھگڑا نہیں ہے۔ صرف اللہ سے اسکی ناراضگی اور خفگی کی پناہ مانگی جارہی ہے جو انسان کی کسی کوتاہی کے نتیجہ میں ہوسکتی ہے ضروری نہیں ہے کہ گناہ کی لغزش ہو۔ اے خدا میں تجھ سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری پناہ کی گود میں آجاتا ہوں گویا کہ ایک ہاتھ مارنے والا ہو تو دوسرے کی پناہ میں آجاتا ہے اور یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہایت اعلیٰ حسن کے ساتھ اطلاق پاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اسکی رحمت اسکی ہر دوسری صفت پر حاوی ہے تو اس کا بچانے والا ہاتھ اسکے سزا دینے والے ہاتھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسکی رضا کا چہرہ اسکی ناراضگی کے چہرے سے زیادہ روشن اور غالب ہے۔ تو یہ بتانے کے لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی گہری حکمت کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ڈوب کر دیکھیں تو حکمتوں کے عظیم خزانے ہیں ایک ایک حدیث یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ خدا کا سب سے سچا انسان ہے ورنہ ایک بات بنانے والے کا تصور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ پھر عرض کرتے ہیں اے خدا میں ایک پناہ تجھ سے چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جیسی ثناء اپنی تو جانتا اور کرتا ہے یہ نہ ہو کہ میں ویسی نہ کرسکوں اور تیری نظر سے گر جاؤں۔ پس مجھے اپنی ثناء کے وہ گر سکھا کہ جن کے نتیجہ میں تجھے یوں معلوم ہو کہ گویا تو اپنی صفت کر رہا ہے ایسے اعلیٰ راز ہمیں اپنی حمد کے سکھا کہ جس کے نتیجہ میں تیرا دل اس حمد سے اس طرح راضی ہو کہ تو جانتا ہو کہ اس طرح حمد کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ذکر میں فرماتے ہیں کہ

آدمی ذات تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

کہ جو حمد خدا کی گاتے ہیں وہ عام انسانوں کے تصور سے بالاتر ہے۔ وہ تو ایسی حمد ہے کہ انسان ہی اس کے پیچھے نہیں لگتا بلکہ فرشتے بھی اس سے سیکھتے ہیں۔ پس وہ یہی حمد ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں خود بھی فرمایا اور اسکی طاقت خدا سے مانگی اور ہمیں بھی یہ سکھایا کہ ہم بھی مانگیں کہ ایسی حمد سکھا کہ جو تو اپنی کرسکتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی حمد نہیں اور اگر ہم ایسا کریں تو فرشتے بھی ویسا ہی کریں گے اور یہی وہ مضمون ہے جس میں آدمؑ فرشتوں سے بازی لے گیا۔ کیونکہ آدمؑ کو بھی خدا تعالیٰ نے ہی سکھایا تھا کہ وہ اسماء کیا ہیں؟ اور جب خدا نے سکھائے تو اس وقت تک فرشتے ان سے بے خبر رہے اور آدم نے سکھائے تو فرشتوں نے سیکھے۔ آدم کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا بھی استاد بنادیا مگر خود سمجھاکر، خود عطا کرکے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو یہ فرماتے ہیں تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ وہ خدا کے بندے جو خدا سے حمد سیکھتے ہیں پھر ساری مخلوق ان کی محتاج بن جاتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی مقبول حمد کے گر ان سے سیکھا کرتے ہیں۔

(حضور اقدس نے وقفہ فرمایا کہ وقت آج کے خطبہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اتنا وقت نہیں دیا گیا دس منٹ اور ہیں اور اس دس منٹ کے تعلق میں یہ اطلاع بھی میں آپکی خدمت میں پیش کردوں کہ قادیان کے اس جلسہ میں دس ہزار سامعین شامل ہیں جو اس وقت وہاں ہورہا ہے اور دس ہزار قدوسیوں کی بھی تو پیش گوئی تھی۔ اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دس ہزار قدوسیوں کی برکت ان کو عطا فرمائے اور ان کے جلو میں ان کے قدموں میں ان کے پیچھے پیچھے چلنے والے بنیں مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قادیان والے ہمیں بہت آسانی سے عمدگی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی مداخلت Interuption کے صاف دیکھ رہے ہیں اور چونکہ میں بھی وہاں سے ہو آیا ہوں۔ میں بھی جانتا ہوں کہ کس قسم کے لوگ کون کون کہاں کہاں سے آئے ہوتے ہیں۔ میں بھی تصور کی آنکھ سے، ان کو دیکھتا ہوں اور ان سب کو اپنی طرف سے بھی اور آپکی طرف سے بھی محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک اور رات کا ذکر ہے (پہلے بھی بے چاری اٹھ کر ڈھونڈنے کے لئے گئی تھیں) عورتوں کو تو وہم ہی ہوتے ہیں کہ ہمارا خاوند ہم سے ہٹ کر کسی اور کے پاس تو نہیں چلا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھی ازواج تھیں۔ حضرت عائشہؓ سے بہت محبت فرماتے تھے مگر عورت کا دل عورت ہی کا دل ہے تو راتوں کو اٹھ کر دیکھا کرتی تھیں کہ ہیں بھی یہاں کہ نہیں۔ ایک دفعہ پہلے کہا کہ میں نے دیکھا تو آپؐ نہیں تھے۔ میں گھبرا کے نکلی تو دیکھا کہ آپ سجدہ ریز تھے۔ اب کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں پھر اٹھی اور آپ نہیں تھے اور مجھے یہ خیال آیا کہ آپؐ کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہونگے۔ اسی تلاش میں باہر نکلی تو دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز تھے۔ رکوع کر رہے تھے اور پھر سجدہ کے عالم میں چلے گئے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے میرے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور تیرا اور کوئی شریک نہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ والا مضمون عرض کر رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں تو آپکے بارے میں کچھ اور سوچ رہی تھی آپ تو کسی اور عالم میں نکلے۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ اللہ کے

عشق اور اللہ کی محبت میں مبتلا ہو کر بیویوں کے دامن چھوڑ کر باہر نکل جاتا ہے۔ پس یہ ہے ذکر کا انداز جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا انداز تھا۔

عن مطرّفٍ عن أبيه قال: رأيتُ رسول الله ﷺ يُصلي وفي صدره أزيزٌ كأزيزِ الرّحى من بُكائِهِ ﷺ. (أبو داود، كتاب الصلوة، باب البكاء في الصلوة)

حضرت مطرف روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی گریہ و زاری کی وجہ سے آپؐ کے سینہ سے ایسی آوازیں نکلتی تھیں کہ جیسے چکی چل رہی ہو۔ ایسے گڑ گڑا گڑ گڑا کر آپؐ اللہ کا ذکر فرما رہے تھے اور اس کی محبت میں اسکی ثناء اور حمد کے گیت گا رہے تھے کہ آواز سے ایسے لگتا تھا کہ آپ کے سینہ میں چکی چل رہی ہو۔

حدثنا أبو سعيد الاشج، أخبرنا حفص بن غياث وأبو خالد الأحمر عن حجاج بن أرطاة عن رياح بن عبيدة قال حفص ع ابن أخى سعيد وقال أبو خالد عن مولى لأبى سعيد عن أبي سعيد قال: «كان النبي ﷺ إذا أكل أو شرب، قال الحمدُ لله الذى أطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين.» (ترمذى كتاب الدعوات)

ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو کہتے کہ سب تعریف خدا کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ اب دیکھیں کہاں امرؤالقیس کی وہ منزل جہاں مٹے ہوئے نشانات اسے اپنی محبوبہ کی یاد دلاتے ہیں اور کہاں انسانی زندگی کے ہر لحہ کی ہر منزل جہاں ہر تجربہ خدا کی طرف لے جاتا ہے لیکن یہ مٹتے ہوئے نشان نہیں بلکہ روشن تر ہوتے ہوئے نشانات ہیں جو خدا کی یاد کو انسانی دل میں زندہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ عالم تھا کہ کھانا کھاتے تھے تو دعا کرتے تھے، پانی پیتے تھے تو دعا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ سبحان اللہ والحمدللہ۔ کہ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ پھر حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ میں شامل ہوتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے ہی میں لڑتا ہوں یعنی جنگ کی حالت میں بھی آپ اللہ کو یاد کرتے اور یاد رکھتے تھے۔ حضرت ابی عمامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپؐ یہ ذکر کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ کے ہی لئے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں، بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے خدا تجھے ترک نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی تجھ سے بے نیاز ہوسکتے ہیں۔ یہ بہت ہی گہری دعا ہے اور موقع و محل کے لحاظ سے نہایت ہی شان سے پوری اتر رہی ہے۔ کھانا اس وقت اٹھایا جاتا ہے جب طبیعتیں سیر ہو جاتی ہیں کچھ عرصہ کے لئے انسان بے نیاز ہی نہیں ہو جاتا بلکہ دوبارہ کھانا پیش کرنے پہ غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ اب دفع بھی ہو اب اس چیز کو اٹھا کر لے جاؤ۔ مجھے اب کوئی حاجت نہیں رہی۔ دنیا کی حاجت روائیاں بعض دفعہ اس طرح انسان کو سیر کر جاتی ہیں کہ اپنی محبوب چیز سے پوری طرح لذت اٹھانے کے بعد وہ کچھ دیر کے بعد اس کی کوئی قدر دل میں نہیں رکھتا۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے ہیں، حیرت انگیز حکمت کے مالک تھے، ناقابل بیان عرفان آپکو عطا فرمایا گیا ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ بہت تعریفیں اور برکتیں تیری ذات کے لئے ہوں کہ تجھے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ کھانے کو تو ہم نے ترک کر دیا۔ کچھ بھی پرواہ نہیں رہی۔ سامنے سے اٹھا کر لے جایا جارہا ہے لیکن تجھے کیسے چھوڑیں؟ ایک لحہ کے لئے بھی تیرے بغیر قرار نہیں آسکتا اور تجھ سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ عدم ترک صرف عدم ضرورت کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ محبت بھی ہے اور ضرورت بھی ہے۔ دونوں چیزیں اکٹھی ہیں۔ ایک طرف دل ہے کہ ایک پل بھی نہیں ٹھہرے گا، مجبور کر دے گا کہ ہر وقت تیرا ذکر کریں اور دوسری طرف اگر کسی کا دل نہ بھی چاہے تو پھر بھی خدا کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ خوراک کے بغیر کچھ عرصہ کے لئے رہ سکتا ہے لیکن اللہ کے فضل کے بغیر ایک لحہ کے لئے بھی اسے کچھ نصیب نہیں ہوسکتا۔ اس کا اپنا وجود قائم نہیں رہ سکتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں خود اس کے اندر جو کارخانہ جاری رہتا ہے اسے باریک نظر سے آپ دیکھیں تو ورطہ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ ایک ایک لحہ خدا کی خاص حفاظت کا نظام جاری ہے ورنہ انسان کے کل پرزوں میں سے چھوٹے سے چھوٹے بھی کروڑہا کروڑ ایسے پرزے ہیں جن میں سے ایک بھی اگر وقت پر اپنا کام کرنا بند کر دے تو انسان کا سارا وجود ایک دم مٹ جائے اور ان کی حفاظت کا ایک مستقل انتظام خاموشی کے ساتھ ہمارے اندر جاری ہے تو کھانا اٹھاتے وقت اس سے بہتر دعا اور کوئی نہیں کی جاسکتی تھی کہ اے خدا ہمیں تو ہر وقت تیری ضرورت ہے۔ ایک لحہ بھی تجھ سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ محبت کرنے والوں کو بھی تیری ضرورت ہے اور محبت نہ کرنے والے بھی تیرے ہی سہارے جیتے ہیں۔ پس ہم پر ہمیشہ پیار اور محبت کی اور حاجت روائی کی نظر رکھ۔

اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مجالس کو جو ذکر الٰہی کے لئے قائم کی جارہی ہیں ان سب کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے برکتیں نازل فرمائے۔ قادیان کے اس اجتماع پر اسی طرح فرشتے نازل ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ زمین سے آسمان تک تمام جو ان فرشتوں سے بھر گیا اور اسی طرح وہ درود اور سلام بھیجتے رہیں اور وہ قادیان کے جلسہ کی خبریں اور ایسے دوسرے جلسہ کی خبریں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوں اور قضاء وقدر یہ فیصلہ کرے کہ اللہ ان سب سے راضی ہو گیا۔ اللہ نے ان سب کو بخش دیا۔ انکی ساری خطائیں معاف فرمادیں اور اس جنت کی خبر ان کو دی جس جنت کے یہ طلبگار ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

بقیہ۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب

کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا"۔ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹)

مغربی دنیا کے علمی اور تحقیقاتی حلقوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کے اس قابل و ذہین تبع (حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر) کی انتھک محنت اور عظیم الشان علمی خدمت کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اسے خصوصی اعزاز کا مستحق گردانا چنانچہ برطانیہ کے معروف انٹرنیشنل ادارے "انٹرنیشنل بائیوگرافی کل سنٹر کیمبرج" نے حضرت شیخ محمد احمدؓ صاحب مظہر کی اس گرانقدر اور رفیع الشان علمی خدمت کے اعتراف اور قدردانی کے طور پر آپ کی خدمت میں "انٹرنیشنل مین آف دی ائیر ۹۲۔ ۱۹۹۳ء" ۔ ممتاز بین الاقوامی شخصیت" کا اعزاز پیش کیا۔ اس طرح آپ نے عالمی زبانوں پر تحقیق کرنے والے ایک عظیم محقق کی حیثیت سے بین الاقوامی اعزاز پا کر داعی اجل کو لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین و دنیا میں سرخرو ٹھہرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے خدائی انکشاف کی روشنی میں اپنی اس بنیادی تحقیق کے ذریعہ کہ عربی ام الالسنہ ہے فی الاصل ایک اور رنگ میں اسلام کی عالمگیر فتح کی خوشخبری دی تھی کیونکہ عربی زبان کے ام الالسنہ اور الہامی زبان ثابت ہونے سے دنیا کے لئے اس امر کا لازم آنا ایک بدیہی امر ہے کہ تمام کتابوں میں سے جو مختلف زمانوں میں مخصوص قوموں کی اصلاح کے لئے انبیاء پر نازل ہوئیں اعلیٰ و ارفع و اکمل، خاتم الکتب اور ام الکتب قرآن مجید ہے اور رسولوں میں سے افضل الرسل اور خاتم النبیین سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس جہت سے اسلام کی عالمگیر فتح کو نمایاں کرنے میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی غیر معمولی سعادت پائی اور یہی وہ سب سے بڑا اور سب سے نمایاں اعزاز و امتیاز ہے جو اس دنیا میں آپ کو منجانب اللہ عطا ہوا۔ اس حقیقی اور اصلی اعزاز کے آگے کسی بڑے سے بڑے دنیوی اعزاز کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس حقیقی اور اصلی اعزاز کا منجانب اللہ عطا ہونا حضرت شیخ صاحب کی بہت بڑی خوش نصیبی اور علو مرتبت پر دلالت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ آپ کی اس علمی خدمت اور دیگر خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر آپ کو ان کا اجر عظیم عطا فرمائے اور خاص مقام قرب میں جگہ عطا فرما کر اپنے خاص الخاص انوار و برکات کا مورد بنائے اور آپ کی اولاد اور نسلوں کو اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور دین و دنیا میں سدا ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

M.A.AMINI
TEXTILES

SPECIALISTS IN:
FABRIC PRINTING
PRINTED CRIMPLENE
90" PRINTED COTTON
QUILT COVERS
PRAYER MATS, BEDDING
BED SETTEE COVERS

PROVIDENCE MILL
108 HARRIS STREET
BRADFORD BD1 5JA
TELEPHONE: 0274 391832
81/83 ROUNDHAY ROAD,
LEEDS, LS8 5AQ
TELEPHONE: 0532 48188
FAX NO. 0274 720214

ڈاکٹر صاحبان کے لئے ایک ضروری اعلان

تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے نام، پتہ جات اور تعلیمی کوائف سے خاکسار کو جلد از جلد مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری
صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن،
۲۸۳۔ دی مال راولپنڈی، پاکستان،
فون: ۰۵۱۵۸۳۳۸۸، فیکس: ۰۵۱۵۸۰۳۱۱

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا رفیع الشان علمی کارنامہ

(مسعود احمد دھلوی)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر جیسا بزرگ اور جید عالم دین، قانون دانی اور وکالت کا نکتہ رس ماہر باریک بیں، علوم لسانیات کا فاضل اجل اور محقق بالغ نظر، اخلاق ووفا کا دل آویز پیکر، اسلامی اخلاق و اوصاف کا حسین مظہر مہو ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد کا مصداق والا گہر قریباً ایک صدی تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بالواسطہ اور خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ سے براہ راست فیض پانے اور اس فیض کو دوسروں تک پہنچانے کے بعد بالآخر ۲۸ مئی ۱۹۹۳ کو عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر کے مالک حقیقی کے حضور جا حاضر ہوا۔ وہ اس دنیا میں کامیابی و کامرانی کی بشارت کے ساتھ آیا اور ۹۷ سال کی عمر پا کر یہاں سے کامیاب وبامراد رخصت ہوا۔ ہم سب نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اٹل الٰہی قانون کی رو سے اللہ ہی کے حضور واپس لوٹنا ہے مگر مبارک ہے وہ جو اس جہان میں دوسروں کے لئے جئے اور انہیں فیضیاب کر کے یہاں سے رخصت ہو اور اپنے اس وصف کی وجہ سے وہاں بھی عند اللہ سرخرو ٹھہرے۔

حضرت شیخ صاحب کا تبحر علمی، آپ کی خداداد ذہانت و فطانت، اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ، آپ کے علمی کارنامے اور خدمت و فدائیت کے آئینہ دار آپ کے دیگر کارہائے نمایاں ایک مہتم بالشان خدائی نشان کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے کہ یہ سب ثمرہ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے مستجاب اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی بشارت خاص کا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت شیخ صاحب کی ولادت سے قبل آپ کے والد ماجد اور اپنے محب خاص حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی ؓ کو بشارت دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک فرزند عطا کرے گا جو "بہت قابل اور ذہین ہو گا"۔ اس بشارت کے مطابق جو حضرت اقدس ؑ کی دعائے مستجاب ہی کا نتیجہ تھی جب ۱۸۹۶ء میں حضرت شیخ صاحب کی ولادت ہوئی اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے حضرت اقدس ؑ کو اس امر کی اطلاع دی تو حضرت اقدس ؑ نے جواباً تحریر فرماتے ہوئے نو مولود مسعود کا "محمد احمد" نام رکھا اور اسے خاص طور پر یہ دعا دی کہ "خدا با عمر کرے"۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ اگست ۱۹۹۳ء صفحہ ۳ کالم ۳، ۴)

حضرت شیخ صاحب کی ولادت سے قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا آپ کے والد ماجد کو قریب قریب ۱۸۹۵ء کے زمانے میں "قابل اور ذہین" فرزند عطا ہونے کی بشارت دینا اور پھر اس بشارت کے پورا ہونے پر از خود آپ کا نام تجویز کر کے درازی عمر کی دعا دینا ایک ایسا امر ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی ولادت اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص کے ماتحت ہوئی تھی اور آپ سے اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی اہم اور عظیم الشان کام لینا تھا۔ اور وہ کام تھا بھی اس نوعیت کا کہ جس کی انجام دہی کے لئے زمانہ دراز تک جاری رہنے والی محنت شاقہ کی ضرورت تھی۔ وہ اہم اور عظیم الشان کام کیا تھا اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی ولادت سے ماقبل کے زمانہ میں غلبہ اسلام سے متعلق حضرت اقدس ؑ کی متضرعانہ دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ایک مہتم بالشان انکشاف ہوا۔ حضرت اقدس ؑ نے اس مہتم بالشان انکشاف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"علمائے اسلام کو غفلت میں سویا ہوا پا کر اور ان کی ہمدردی دین اور اس کی خدمت سے عدم توجہی اور دنیا طلبی اور مخالفین کی دین اسلام کے مٹانے کے لئے مساعی اور ان کے حملوں کو دیکھ کر میرا دل بے قرار ہوا اور قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی تب میں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور تضرع سے دعا کی کہ وہ میری نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا۔ سو ایک دن جبکہ نہایت بے قراری کی حالت میں قرآن مجید کی آیات نہایت تدبر اور فکر اور غور سے پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ معرفت کی راہ دکھلاوے اور ظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے، سامنے چمکی اور غور کے بعد میں نے اسے علوم کا خزانہ اور اسرار کا دفینہ پایا۔ میں خوش ہوا اور الحمد للہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور وہ آیت یہ تھی و کذلک اوحینا الیک قرآناً عربیاً لتنذر ام القریٰ ومن حولھا ۔۔۔ الخ۔ مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی اور قرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں ہے اور یہ کہ مکہ مکرمہ ام الارضین ہے۔"

(ملخص مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۵،۶)

اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی اور انکشاف کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکہ آراء عربی کتاب "منن الرحمٰن" تصنیف فرمائی جس میں آپ نے پارسیوں، یہودیوں اور آریوں کے دعاوی کا جو اپنی اپنی جگہ پر اپنی زبان کو سب زبانوں کا منبع و مخرج قرار دے رہے تھے بہت پر زور طریق پر رد فرمایا اور اعلان فرمایا کہ مجھ پر کھولا گیا ہے کہ عربی زبان ہی ام الالسنہ یعنی سب زبانوں کی ماں ہے۔ باقی تمام زبانوں کا منبع و مخرج اور سرچشمہ صرف اور صرف الہامی زبان ہے جو عربی مبین کے نام سے موسوم ہے۔ آپ نے اپنے اس دعوے کے ثبوت کے طور پر قرآن مجید کی آیات اور بعض احادیث نبوی کی روشنی میں درج ذیل بنیادی دلائل پیش فرمائے:۔

(۱) عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے۔

(۲) عربی اعلیٰ درجہ کی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے جو فوق العادت ہے

(۳) عربی کا سلسلہ اطراد اور مواد اتم اور اکمل ہے۔

(۴) عربی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں۔

(۵) عرب زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے پوری پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔

آخر میں آپ نے رقم فرمایا کہ اب ہر ایک کو اختیار ہے کہ ہماری کتاب کے چھپنے کے بعد اگر ممکن ہو تو یہ کمالات سنسکرت یا کسی اور زبان میں ثابت کرے۔

عین اس زمانہ میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عربی کے ام الالسنہ ہونے کے نظریہ کو بڑی تحدی سے پیش کرنے کی غرض سے ایک معرکہ آراء کتاب تصنیف فرما رہے تھے آپ کا اپنے محب خاص حضرت منشی ظفر احمد صاحب ؓ کو ایک قابل اور ذہین فرزند عطا ہونے کی بشارت دینا اور ۱۸۹۶ء میں اس فرزند کے پیدا ہونے پر اسے درازی عمر کی دعا دینا کوئی عام بات نہیں تھی بلکہ اس میں جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دکھایا آئندہ ہونے والی ایک خاص تقدیر کی طرف مخفی اشارہ تھا۔ اور وہ اشارہ یہ تھا کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کا قابل و ذہین فرزند اپنی طویل عمر کے دوران تحقیق و تدقیق کے میدان میں محنت شاقہ سے کام لے کر آپ کے بیان فرمودہ بنیادی دلائل کی رو سے عملاً دو اور دو چار کی طرح ثابت کر دکھائے گا کہ دنیا کی تمام زبانیں فی الحقیقت عربی زبان سے ہی نکلی ہیں اور ان کے ہر لفظ کا منبع و مخرج عربی زبان ہی کا کوئی نہ کوئی مادہ ہے۔ نیز یہ کہ اس کی اس تفصیلی ریسرچ اور تحقیق کے نتیجہ میں دنیا خدائی انکشاف پر مبنی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی کہ فی الواقعہ عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے۔

آج اپنے اور پرائے سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ آگے چل کر اسی نومولود مسعود نے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درازی عمر کی دعا دی تھی یعنی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کے قابل و ذہین فرزند حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر، بی اے (آنرز) ایل ایل بی، ایڈووکیٹ کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصولوں پر مفصل ریسرچ کر کے عربی کے ام الالسنہ ہونے کے نظریہ کو پوری شرح وبسط کے ساتھ دنیا پر آشکار کیا اور دنیا کی مختلف زبانوں کے لفظ لفظ کا عربی زبان کے کسی نہ کسی مادہ سے ماخوذ ہونا ایسے بین طریق پر ثابت کر دکھایا کہ بڑے سے بڑے ماہر لسانیات کے لئے بھی انکار کی گنجائش باقی نہ رہی۔ اس کی خاطر حضرت شیخ صاحب کو گوناگوں جماعتی اور پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کے پہلو بہ پہلو اپنی زندگی علم لسانیات پر مکمل عبور حاصل کرنے کے لئے وقف کرنا پڑی۔ آپ نے برس ہا برس کی محنت شاقہ کے بعد نہ صرف لسانیات کے ہر مروجہ علم کے جملہ پہلوؤں پر عبور حاصل کیا بلکہ بعض نامی گرامی مغربی ماہرین کے بعض مفروضوں کی غلطیاں واضح کر کے ایک زبان سے دوسری زبان میں الفاظ کے منتقل ہونے اور ان میں گوناں گوں اثرات اور عوامل کے تحت واقع ہونے والی تبدیلیوں سے متعلق بعض نئے غیر متبدل قوائد کلیہ (فارمولے) متعین کئے اور پھر ان قوائد کلیہ کی کارفرمائی کی رو سے ہر زبان کے مادوں سے ماخذ ہونا ثابت کیا۔ لسانیات کا علم اپنی جگہ ایک بہت پیچیدہ سائنس ہے لیکن آپ نے اپنی جدت ترازیوں سے اسے سہل بنا کر اس میں سے ایسے ایسے عجائبات دریافت کر دکھائے کہ ماہرین ورطہ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا خصوصی امتیاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ آپ دنیا پر یہ ثابت کریں کہ خدائی انکشاف کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ کہ صرف عربی ہی وہ الہامی زبان ہے جس سے تمام دوسری زبانیں نکلی ہیں۔ علم الالسنہ کے مسلمہ قواعد و ضوابط اور اصولوں کی رو سے بھی سو فی صد درست اور مبنی بر صداقت ہے۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ دنیا کی بعض دوسری قومیں بھی اپنی اپنی جگہ اپنی زبانوں کو ام الالسنہ قرار دے رہی تھیں لیکن اپنے اس دعوے کے حق میں ان کے پاس دلیل کوئی نہ تھی۔ ہر کوئی بلا دلیل اس خوش فہمی میں مبتلاء تھا کہ اس کی زبان ہی دنیا کی سب سے قدیم زبان ہے۔ اسی طرح ام الالسنہ کے عالمی ماہر اس بات کو تو تسلیم کرتے تھے کہ ابتداء میں کوئی ایک زبان ایسی ضرور تھی کہ جس سے باقی سب زبانیں نکلتی چلی گئیں لیکن اپنے اس مفروضہ کو ناقابل تردید دلائل کی رو سے درست ثابت کرنے سے وہ بھی قاصر تھے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ دلائل پر حصر کرتے ہوئے اس امر کا بیڑا اٹھایا کہ آپ علم لسانیات کے ماہروں پر دو اور دو چار کی طرح حتمی طور پر ثابت کریں کہ ابتدائی زبان عربی مبین کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے اس عزم اور ارادے میں برکت ڈالی اور آپ اس کی تائید و نصرت سے اس مہم کو سر کرنے میں کامیاب رہے۔

چنانچہ برس ہا برس کے گہرے مطالعہ، غور و فکر اور ریسرچ کے بعد جب آپ کی پہلی کتاب ۱۹۶۱ء میں منظر عام پر آئی تو دنیا بھر کے علمی حلقوں میں اسے خوب پذیرائی ملی اور انہوں نے حضرت شیخ صاحب کے علم و فضل کو بہت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ علم لسانیات کے ایک ماہر نے اس کتاب کا بہت گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس پر ایک بہت وقیع مقالہ انگریزی میں سپرد قلم کیا جو روزنامہ پاکستان ٹائمز ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں خاص اہتمام سے شائع ہوا۔ اس مقالہ میں کتاب کے ہر باب پر علیحدہ علیحدہ تبصرہ کیا گیا۔ اس تبصرہ کے دو مختصر اقتباس بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ مقالہ نگار نے لکھا۔

(انگریزی عبارت کا اردو مفہوم)۔ "مصنف نے جو قواعد کلیہ (فارمولے) وضع کئے ہیں وہ نہایت اثر آفریں مثالوں سے کانٹے کی تول پورے اور سولہ آنے درست ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ مطالعہ کے دوران کتاب کے مندرجات پر نظر ایسی جمتی ہے اور جمی رہتی ہے کہ قاری اس پر نظر ہٹا ہی نہیں سکتا کیوں نہ ایسا ہو جبکہ ہر صفحہ پر محو حیرت کرنے والے عجائبات سے واسطہ پڑتا چلا جاتا ہے۔ مصنف کو عرصہ دراز تک دنیا کی بڑی بڑی زبانوں کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے اور لسانیات سے تعلق بے انداز تحقیقی مواد کی ورق گردانی کرنے میں بہت عرق ریزی سے کام لینا پڑا ہے تب جا کر یہ کتاب معرض وجود میں آئی ہے۔ مصنف نے بظاہر ناممکن نظر آنے والے کام کو دو اور دو چار کے حسابی انداز میں بالکل آسان کر دکھایا ہے۔"

تبصرہ نگار کے نزدیک عربی کو دنیا کی تمام زبانوں کا منبع و مخرج اور سرچشمہ عملاً ثابت کر دکھانا کسی ایک انسان کے بس کی بات نہ تھی اس لئے اس نے پاکستان کے اہم علمی اور تحقیقی اداروں کو توجہ دلائی کہ مصنف نے ایک خاص جہت میں بڑی بنیادی نوعیت کا کام کر دکھایا ہے۔ اب یہ ان بڑے بڑے تحقیقی اداروں کا کام ہے کہ وہ مصنف کی فراہم کردہ اس بنیاد پر عمارت تعمیر کرنے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کا فرض انجام دیں۔ چنانچہ اس نے مزید لکھا۔

" یہ کتاب ایک پہلو کے اعتبار سے اپنی ذات میں تکمیل کی بھی آئینہ دار ہے اور دوسرے پہلو کے اعتبار سے مزید تحقیقی کاوش کے نقطہ آغاز کے طور پر چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ جی تو یہ چاہتا ہے کہ اسلامی انسٹی ٹیوٹ کراچی، اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مرتب کرنے والے اور اورینٹل کالج لاہور جیسے ادارے آگے آئیں اور مصنف کے متعین کردہ راستہ پر چل نکلیں اور اس کی ڈالی ہوئی بنیادوں پر پوری عمارت تعمیر کر دکھائیں تاکہ عربی زبان کو عملاً ام الالسنہ ثابت کر دکھانے کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔"

اس کام کی اصل بنیاد خدائی انکشاف کے بعد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منن الرحمٰن نامی کتاب کی تصنیف کے ذریعہ ڈالی تھی۔ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ آپ کا ہی ایک قابل و ذہین تبع آپ کے تحریر فرمودہ اصولوں کی روشنی میں اس کام کو تن تنہا پایہ تکمیل کو پہنچائے۔ کسی بڑے سے بڑے تحقیقی ادارے کے نصیب میں یہ بات نہ تھی کہ وہ اس کا بیڑہ اٹھا کر اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا تو اسی قابل و ذہین تبع نے جس کی ولادت کی خبر سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے درازی عمر کی دعا دی تھی۔ اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ۹۷ برس عمر پائی اور کمزور صحت کے باوجود اس کی تکمیل میں آخر دم تک منہمک رہے۔ آپ نے اپنی پہلی اور بنیادی کتاب کی اشاعت کے بعد دنیا کے تین درجن سے زائد اہم زبانوں پر تحقیقی کام مکمل کیا اور محکم اصولوں اور قوائد کی رو سے ثابت کر دکھایا کہ یہ سب زبانیں ہی نہیں بلکہ تمام دوسری زبانیں بھی ام الالسنہ یعنی عربی مبین سے ہی نکلی ہیں۔ ان میں سے انگریزی، فرانسیسی، جرمن، لاطینی، فارسی، ہندی، سنسکرت اور چینی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مختلف زبانوں کی ساخت و پرداخت کی تحقیق اور ان کے اصل ماخذ کا کھوج لگانے اور ام الالسنہ سے ان کا ناطہ جوڑنے کی سعی بلیغ پر مشتمل آپ کی ایک درجن کے قریب کتابیں آپ کی زندگی میں شائع ہو کر ماہرین لسانیات کو ورطہ حیرت میں ڈالنے کا موجب بنیں۔ اسی طرح آپ کو بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان متبعین میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہوا جن کے متعلق حضرت اقدس ؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیش گوئی کے طور پر فرمایا تھا۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

چوہدری محمد اشرف صاحب سکنہ موضع جلہن، ضلع گوجرانوالہ کی شہادت کے مختصر حالات

رشید احمد چوہدری

[اخبار الفضل انٹرنیشنل کی گزشتہ اشاعت میں مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب شہید سکنہ موضع جلہن ضلع گوجرانوالہ کا آخری خط جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء کو بھجوایا تھا شائع کیا جا چکا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس خط کے ساتھ ان کی تاریخ شہادت اور حالات شائع ہونے سے رہ گئے تھے جو اب قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ - - - ادارہ]

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب موضع جلہن ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر تھے اور میڈیکل یونٹ چٹانوالی میں ملازم تھے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء کی بات ہے کہ ایک نوجوان جس کی عمر ۱۷/۱۸ سال تھی یونٹ میں دوائی کے حصول کے سلسلہ میں آیا اور اس دوران مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب سے واقفیت بھی پیدا کر لی۔ دوسرے دن ۱۶ دسمبر کو مغرب کی نماز کے بعد ملزم اپنے ایک دوست کے ساتھ مرحوم کے گھر پہنچا۔ چوہدری صاحب مرحوم نے انہیں کھانا پیش کیا۔ اور رات بسر کرنے کے لئے بستر بھی مہیا کئے اور ان کی مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا دونوں ملزم شب باشی کے لئے ان کے ہاں ٹھہر گئے۔ مرحوم شہید بھی ان کے ساتھ اسی کمرہ میں فرش پر لیٹ گئے۔ قریباً گیارہ بجے رات ان ہر دو اشخاص نے جو بطور مہمان ٹھہرے ہوئے تھے محمد اشرف صاحب پر پستول سے پے در پے فائر کئے اور اس کے بعد فرار ہو گئے۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاندانی پس منظر

مرحوم جلہن کے پاس ٹھٹھہ راجیاں کے رہنے والے تھے اور پانچ سال سے جلہن گاؤں جو حافظ آباد سے دس کلومیٹر بھڑی شاہ رحماں کے ساتھ واقع ہے میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کے چھ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ بڑا بچہ میٹرک میں پڑھ رہا ہے۔ آپ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے۔ لیکن اللہ کے فضل سے اہلیہ اور بچے مخلص احمدی ہیں۔

جماعتی پس منظر

ان کی بیعت کا واقعہ بہت ایمان افروز ہے۔ بیعت سے قبل یہ بذریعہ احمدیہ لٹریچر اور احمدی احباب سے مل کر وفات مسیح کے قائل ہو گئے۔ اس بناء پر گاؤں والوں نے ان پر توہین مسیح کا الزام عائد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو احمدی نہیں، لیکن گاؤں والوں نے کہا کہ نہیں تم قادیانی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے میں احمدی ہی سہی۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء میں بیعت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اخلاص اور ایمان میں غیر معمولی برکت دی اور یہ بہت جلد بعد میں آنے کے باوجود سب سے آگے نکل گئے۔ انہوں نے اپنی زندگی عملاً حضور کے ارشاد کے ماتحت ایک داعی الی اللہ بن کر گزاری۔ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی احمدیت کی تبلیغ بن گیا۔ وہ ایک میڈیکل یونٹ میں بطور نائب قاصد ملازم تھے لیکن ہر وقت انہیں تبلیغ کی دھن سوار رہتی تھی۔ کئی حوالہ جات زبانی یاد تھے اور ہر وقت حوالہ جات کی نوٹ بک ان کے پاس ہوتی تھی۔ وہ احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والے نہایت نڈر اور مخلص خادم تھے۔ اور اسی بناء پر گاؤں میں ان کی مذہبی مخالفت بھی تھی۔

کئی دفعہ گاؤں کے لوگوں نے انہیں دھمکیاں دیں کہ ہم اس گاؤں میں احمدیت کا بوٹا نہیں لگنے دیں گے۔ لیکن گاؤں میں اکیلا گھر ہونے کے باوجود وہ ہمیشہ اپنے نیک نمونے کی وجہ سے علاقہ بھر کے لئے ایک کھلی دعوت بنے رہے اور ہر مخالفت کا بڑی ہمت اور جوان مردی سے مقابلہ کیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی باوجود چھوٹی عمر کے نہایت مخلص احمدی ہے۔

مرحوم شہادت سے قبل قائد مجلس جلہن اور نگران حلقہ مانگٹ اونچہ برائے وقف نو تھے۔ اور ارد گرد کی جماعتوں کے لئے ایک روشن نمونہ تھے۔ ضلع یا مرکز میں کوئی بھی تقریب ہوتی تو یہ بہت شوق سے شامل ہوتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق کی حد تک پیار تھا۔

شہادت کا واقعہ

ان کی شہادت کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ یہ میڈیکل یونٹ چٹانوالی نزد بھڑی شاہ رحمان میں ملازم تھے کہ ایک نوجوان جسکی عمر اندازاً ۱۷-۱۸ سال تھی دوائی لینے کے لئے مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۲ء کو آیا اور ڈاکٹر کو دکھایا کہ مجھے یہ تکلیف ہے۔ اس نے اپنا نام غلام احمد بتایا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ہمارے ایک ملازم اشرف صاحب احمدی ہیں۔ آپ کا نام بھی احمدیوں والا لگتا ہے۔ اس نے جھجکتے ہوئے کہا کہ ہاں میں بھی احمدی ہوں۔

مرحوم اشرف صاحب اس نوجوان سے ملے اور اس کے بعد اس کو لے کر گاؤں بھڑی شاہ رحمان میں سلطان احمد صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ یہ احمدی نوجوان ہیں اور سکھیکی سے آئے ہیں۔ سلطان احمد صاحب چونکہ پرانے احمدی ہیں اور تحصیل حافظ آباد کے تمام احمدی احباب کو جانتے ہیں ان کی دانست میں سکھیکی میں اس نام کا کوئی احمدی نہیں تھا۔ سلطان احمد صاحب نے کہا کہ تم سکھیکی گاؤں کے نہیں، کیا ساتھ والی کالونی میں رہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں میں کالونی کا ہی ہوں۔ اس کے بعد ملزم نے کہا کہ میں یہاں سے اپنے ایک شیعہ دوست کے پاس نواحی گاؤں رتہ جا رہا ہوں۔ چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم نے گرمجوشی سے رخصت کیا۔ ملزم نے جاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کے گھر آؤں گا۔ مرحوم نے اسے دعوت دی کہ گوجرانوالہ جانے سے قبل مجھ سے مل کر جانا۔

۱۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو مغرب کی نماز کے وقت وہ ملزم اپنے دوست کے ساتھ گاؤں میں مرحوم کے گھر پہنچا۔ مرحوم نے انہیں کھانا پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم ابھی نہیں کھائیں گے۔ ایک گھنٹہ بعد عشاء کی نماز کے بعد انہوں نے کھانا کھایا اور اس کے بعد دونوں گھر سے باہر نکل گئے اور دو گھنٹے کے بعد رات گیارہ بجے کے قریب گھر واپس آئے۔ مرحوم کی والدہ نے دروازہ کھولا اور یہ دونوں اندر آ گئے۔ مرحوم نے ان کے لئے چارپائیاں بچھائیں اور یہ دونوں سو گئے۔ مرحوم خود اور تین بچے اسی کمرے میں زمین پر سو گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد جب مرحوم اور بچے سو گئے تو ملزموں نے ان پر فائر کھول دیا اور چار فائر کئے۔ مرحوم چند قدم ان کے پیچھے بھاگے اور باہر کے دروازے کے پاس گر گئے اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ملزمان وہاں سے فرار ہو گئے۔

شہادت کے بعد ان کی اولاد نے بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ان کے بڑے بچے اشتیاق احمد جس کی عمر ۱۵ سال ہے، نواحی گاؤں بھڑی شاہ رحماں میں احمدی احباب کو بتانے کے لئے گئے کہ میرے والد شہید ہو گئے ہیں تو وہ دوست رونے لگے۔ اس پر بچے نے کہا کہ آپ کیوں روتے ہیں ہم تو خوش قسمت ہیں کہ ہمارا باپ شہید ہو گیا ہے۔ ان کی بیوہ اور بچوں نے جہاں صبر کا نمونہ دکھایا وہاں جرات کا مظاہرہ بھی کیا۔ چونکہ یہ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے اس لئے ان کی برادری نے کہا کہ ہم نے میت کو یہاں دفنانا ہے۔ لیکن ان کے بچوں نے کہا کہ ہمارے والد نے وصیت کی تھی اس لئے ہم ربوہ میں دفنائیں گے۔ چنانچہ رات کو پوسٹ مارٹم کے بعد جلہن میں مرحوم کا جنازہ پڑھا گیا جس میں ارد گرد کے احمدی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ لگ بھگ چار سو افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ اس کے بعد جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا۔

مرحوم نے دو تین ماہ قبل اپنی اور اہلیہ کی وصیت کی تھی اور شرط اول ادا کر دی تھی اور اعلان وصیت کا چندہ بھی ادا کر دیا تھا۔ لیکن ابھی مقامی مربی صاحب کے پاس ہی کاغذات تھے کہ مرحوم شہید ہو گئے۔

مرحوم نے اپنے چار بچے وقف کئے تھے۔ دو بڑے بچے واقف زندگی ہیں۔ دو چھوٹے بچے یعنی ایک بچی اور بچہ وقف نو میں شامل ہیں۔ مرحوم نے اپنے گھر کے ایک کمرے میں مسجد بنائی ہوئی تھی اور اس کے اوپر مربی ہاؤس بنایا تھا۔ مرحوم اپنے اہل خانہ کے ساتھ باقاعدگی سے نماز با جماعت ادا کرتے تھے اور اپنے بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر بھی بہت توجہ دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور ان کی اولاد کو اپنے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

DISTRIBUTORS OF
PITTA BREAD
PLAIN AND FRUIT
YOGHURT
MANGOES
SEASONAL FRUIT
AND
VEGETABLES

ZAHID KHAN
ZAHID KHAN
ZAHID KHAN

081 949 1044

مدحت مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از امۃ الباری ناصر کراچی)

کہیں رائج نہیں وہ لفظ دنیا کی زبانوں میں
جو مدحت مہدی دوراں کی، خوبی سے بیاں کر دیں

سلام اس فارسی الاصل ہندی شاہزادے پر
ثریا سے جو ایمان لا کے منشور زماں کر دیں

سلام اس ساقی کوثر کے روحانی تسلسل پر
عیاں جس کی صداقت یہ زمین و آسماں کر دیں

سلام ان عجز کی راہوں، تبتل اور تقویٰ پر
جو اک خلوت نشیں کو مہدی آخر زماں کر دیں

سلام ان نیم وا آنکھوں پہ، رحمت بار نظروں پر
کبھی دل کو کریں گھائل کبھی تحلیل جاں کر دیں

وہ سلطان القلم، معجز بیاں، انفاس قدوسی
مسیحائی سے جو مردوں کو زندہ جاوداں کر دیں

وہ، برکت جس کے کپڑوں سے ملے شاہان عالم کو
وہ جس بستی میں رہتے ہوں اسے دارالاماں کر دیں

وہ جس دل میں بھی دیکھیں پیار سے سب خار غم چن لیں
جو گل ہو اپنے دامن میں وہ نذر دوستاں کر دیں

ہوا ہو منعکس نور محمدؐ جن کے پیکر میں
زمیں کو برکتیں دیں اس قدر رشک جناں کر دیں

نہایت صبر سے دل پر سہا ہر وار دشمن کا
یہی دھن تھی نمایاں دین حق کی عز و شاں کر دیں

کوئی بدبخت ارادہ جو کرے ان کی اہانت کا
قضا و قدر مل کر اس کو رسوائے جہاں کر دیں

دعا دے تخم ریزی کرنے والے باغ کے مالی
تمنا ہے جہاں کا ذرہ ذرہ گلستاں کر دیں

بس اک رستہ ہے جو بندے کو آقا سے ملاتا ہے
بس اک دھن ہے کہ سر کو وقف سنگ آستاں کر دیں

مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام

۲۱۔ گنی بساؤ
۱۹۸۳ء میں گنی بساؤ کے ایک دوست مکرم عیسیٰ فائی صاحب نے مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب کے ذریعہ گیمبیا میں بیعت کی۔ اس کے بعد گیمبیا مشن کے تحت ایک وفد مکرم ثنا چام صاحب اور مکرم حامد جبائی صاحب پر مشتمل بھجوایا گیا جو وہاں ایک ماہ تک رہا اور اس دوران باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جماعت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

۲۲۔ موریطانیہ
۱۹۸۳ء میں لوکل مبلغ مکرم حامد مبائی صاحب کو گیمبیا مشن نے موریطانیہ بھجوایا۔ جو ایک ماہ تک وہاں رہے۔ اس دوران کئی افراد نے بیعت کی۔ اس طرح موریطانیہ میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں مکرم داؤد حنیف صاحب امیر و مبلغ انچارج گیمبیا، مکرم حامد صاحب کے ہمراہ دورہ پر موریطانیہ تشریف لے گئے۔

۲۳۔ ٹوگولینڈ
یہاں ۱۹۶۰ء میں مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے مشن کا آغاز کیا۔ آپ چھ ماہ یہاں مقیم رہے۔ دوبارہ ۱۹۶۲ء میں مکرم قاضی مبارک احمد صاحب کے ذریعہ اس مشن کو جاری کیا گیا جو بعد میں حکومت نے بند کر دیا۔ اب وہاں مقامی افراد پر مشتمل جماعت قائم ہے اور جماعت ترقی کر رہی ہے۔

۲۴۔ روانڈہ
تنزانیہ مشن کے تحت مکرم عبدالوہاب صاحب مبلغ سلسلہ فروری ۱۹۸۵ء کو روانڈہ دورہ پر تشریف لے گئے اور مقامی افراد پر مشتمل جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

۲۵۔ برونڈی
تنزانیہ مشن کے تحت مکرم عبدالوہاب صاحب مبلغ سلسلہ فروری ۱۹۸۵ء کو برونڈی تشریف لے گئے اور اس دورہ کے دوران مقامی افراد پر مشتمل جماعت کا قیام عمل میں آیا

۲۶۔ انگولا
۱۹۸۵ء میں سپین مشن کے تحت انگولا کے ایک دوست مکرم ڈومنگوس صاحب نے بیعت کی پھر ان کی تبلیغ سے مزید افراد نے بیعت کی اور اسطرح وہاں پر جماعت کا قیام ہوا۔ مکرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ کچھ عرصہ کے لئے انگولا تشریف لے گئے ہیں۔

۲۷۔ تیونس
اپریل ۱۹۸۳ میں ڈنمارک مشن میں مکرم عبادہ بربوش اور مکرم مونس الحضر صاحب نے بیعت کی۔ پھر عبادہ بربوش صاحب نے تیونس واپس جا کر تبلیغ کی اور دو افراد نے بیعت کی۔ اسطرح وہاں جماعت کا قیام ہوا۔

۲۸۔ گنی
مارچ ۱۹۶۱ میں مکرم حافظ بشیرالدین عبید اللہ صاحب گنی تشریف لے گئے اور وہاں نو ماہ قیام کیا۔ اس دوران ایک افریقی دوست مکرم انور محمد کمارا نے بیعت کی۔ مکرم مولانا صاحب ویزا میں توسیع نہ ملنے کی وجہ سے سیرالیون تشریف لے گئے۔ ۱۹۸۴ء میں سیرالیون مشن کے تحت ایک وفد گنی گیا وہاں پانچ افراد نے بیعت کی۔ باقاعدہ جماعت کا قیام ۲۶ جون ۱۹۸۶ء کو عمل میں آیا۔

۲۹۔ نائیجر
نائجیریا مشن کے تحت ۱۹۷۶ء میں لوکل مبلغ الحاج شیخونی صاحب کو بھجوایا گیا ان کے ذریعے یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں

۳۰۔ مڈغاسکر
مکرم حاجی بشیر احمد صاحب چیف ریڈیو آفیسر سفینہ حجاج کے ذریعے اکتوبر ۱۹۷۱ء میں یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ ان کو ۱۹۶۴ سے ۱۹۷۱ تک پانچ بار مڈغاسکر کی بندرگاہ ڈیکو سواریز پر جانے کا اتفاق ہوا۔

ماریشس مشن کے تحت مبلغ سلسلہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب اگست ۱۹۷۱ء میں مڈغاسکر تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۳ء میں مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شہید نے مڈغاسکر کا دورہ کیا۔ اب یہاں خدا کے فضل سے جماعت کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔

۳۱۔ صومالیہ
۱۹۸۳ء میں ایک پاکستانی انجینئر مکرم چودھری عبدالغفور صاحب کے ذریعے پانچ افراد نے بیعت کی۔ اس طرح وہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

(جاری ہے --------- (مرتبہ ۔ عبدالماجد طاہر)

نماز کی تلقین کے لئے امام جماعت احمدیہ کی آواز میں نصائح سنوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں اور جماعت احمدیہ کے جملہ عہدیداروں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ نمازوں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایسے احباب کو جو کمزور ہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آواز میں نمازوں کے قیام کی نصیحت سنوائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس سے تعلق ہو اس کی براہ راست نصیحت زیادہ اثر کرتی ہے۔ اور نمایاں نتیجہ بر آمد ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ محض مسجد میں بلا کر یہ بات نہ سنوائی جائے بلکہ مختلف گھروں کے ماحول میں رہنے والوں کو گھروں میں بلائیں اور پھر ان کو حضور کی آواز میں نصیحت سنوائیں۔ اگر آپ کو یہ تسلی ہو جائے کہ نماز کے بارے میں خطبات اور نصائح متعلقہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ کی آواز میں سن لی ہے تو آپ کا کام آسان ہو جائے گا اور اللہ نے چاہا تو اچھے نتائج بر آمد ہوں گے۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل

کی طرف سے

سب احباب کو

نیا سال مبارک

REVIEW OF RELIGIONS

A monthly magazine designed to educate and enlighten its readers on religious, social, economic and political issues with particular emphasis on Islam. To ensure that you regularly receive this monthly publication please fill in the details below and send the completed form with your remittence to:

The Subscription Manager,
16 Gressenhall Road, London,
SW18 5QL, England

Please put my name on the mailing list for the Review of Religions for one year. I enclose a CHEQUE/BANKERS DRAFT of ....
Name.......................................
Address....................................
....
....
....
....

ANNUAL SUBSCRIPTION RATES:
UNITED KINGDOM £15.00 STERLING
OVERSEAS US $30.00
DO NOT SEND CASH PLEASE

SUPPLIERS OF:
FROZEN AND FRIED
MEAT SAMOSAS
VEGETABLE
SAMOSAS
CHICKEN SAMOSAS
LAMB BURGERS

KHAYYAMS

280 HAYDONS ROAD,
LONDON SW19 9TT
TEL: 081 543 5882
MOBILE: 0860 418252

اسیران راہ مولیٰ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اسیران راہ مولیٰ کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

ساہیوال کیس کے اسیر راہ مولیٰ رانا نعیم الدین صاحب آج کل فیصل آباد سنٹرل جیل میں ہیں۔ ان کی نظر کمزور ہو گئی ہے اور گردے میں چھوٹی سی پتھری ہے جس کی وجہ سے تکلیف ہو جاتی ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

ضروری اعلان

الفضل انٹرنیشنل لندن کے فروغ اور ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ خریدار بن کر ادارے کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

اخبار کا سالانہ چندہ

برائے یوکے ----- ۲۵ پونڈ
برائے یورپ ------- ۲۷ پونڈ
برائے امریکہ، کینیڈا
و دیگر ممالک --- ۳۶ پونڈ

سالانہ چندہ کی رقم الفضل انٹرنیشنل لندن کے نام ارسال فرمائیں۔

بشیر احمد رفیق
چیئرمین انتظامیہ کمیٹی
الفضل انٹرنیشنل

AL FAZL INTERNATIONAL WEEKLY -LONDON

TELEPHONE NO. 081 870 0919
FAX NO. 081 870 0919

ماریشس کی سرزمین سے وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

جماعت احمدیہ عالمگیر کو تین عظیم تاریخی تحائف کی خوشخبری

احمدیہ مسلم انٹرنیشنل ٹیلیویژن ۷ جنوری سے باقاعدہ پروگرام نشر کرے گا

الفضل انٹرنیشنل بھی ۷ جنوری ۱۹۹۴ء سے اپنی باقاعدہ اشاعت کا آغاز کرے گا

ریویو آف ریلجنز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق

دس ہزار کی تعداد میں شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماریشس سے مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ آج موجودہ سال کا آخری جمعہ اور آخری دن ہے مگر یہ دن آئندہ سال اور آنے والے سالوں کے لئے عظیم الشان خوشخبریاں لے کر آیا ہے۔ میں ماریشس کی جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے ان کو اس سعادت کے لئے چن لیا کہ اس سرزمین سے ان خوشخبریوں کا اعلان ہو جو میں کرنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ احمدیہ مسلم انٹرنیشنل ٹیلیویژن۔ ایشیا، آسٹریلیا اور جاپان سے لے کر افریقہ تک کے علاقے کے لئے ہفتہ میں ایک گھنٹہ کی بجائے انشاء اللہ روزانہ بارہ گھنٹے کا پروگرام پیش کیا کرے گا۔ جبکہ یورپ کے لئے ساڑھے تین گھنٹہ روزانہ کا پروگرام نشر ہو گا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام مستقل طور پر جاری رہیں گے اور دنیا بھر میں بے شمار انسان ان سے استفادہ حاصل کریں گے۔

دوسری خوشخبری جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو سنائی وہ ہفتہ وار الفضل انٹرنیشنل (لندن) کے بارہ میں تھی۔ آپ نے فرمایا کہ الفضل انٹرنیشنل، انشاء اللہ نئی سج دھج اور شان کے ساتھ ۷ جنوری سے باقاعدہ اپنی اشاعت کا آغاز کرے گا۔ تیسری خوشخبری "ریویو آف ریلجنز" رسالہ کے بارہ میں تھی۔ فرمایا کہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ریویو اب دس ہزار کی تعداد میں شائع ہونا شروع ہو جائے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ نیا ریویو تمام عالم پر بہت گہرے رنگ میں اثرانداز ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کو بتایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سمیت وقف جدید کے کل وعدہ جات ایک کروڑ باون لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ روپے تھے اور اس کے مقابل وصولی ایک کروڑ اکانوے لاکھ اڑسٹھ ہزار بیاسی روپے ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض جماعتوں نے اس سلسلہ میں قربانی کا اعلیٰ معیار قائم کیا ہے۔ یہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے ایک اعجازی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی کی گھٹی میں لبیک اللھم لبیک لکھ دیا ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ جماعت کو خداتعالیٰ کے فضل سے ۱۵ ہزار سے زائد وقف نو بچے (جن کو ان کے والدین نے انکی پیدائش سے پہلے ہی خدمت دین کے لئے وقف کر دیا تھا) عطا ہو چکے ہیں جن کی تربیت کا کام ہمارے ذمہ ہے۔

احباب جماعت کو دعاؤں کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ دعاؤں سے ہماری مدد کریں تاکہ

"وہ انقلاب جو میں فضا میں ظاہر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں، جو ہوا میں محسوس کر رہا ہوں، میری توقعات سے بھی بڑھ کر تیزی کے ساتھ آئے اور خدا کے فضلوں کی نئی برساتیں لے کر آئے، نئی بہاریں لے کر آئے۔ نئے نئے پھول گلشن احمدیت میں کھلتے ہم دیکھیں۔ نئے نئے رنگوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ تمام عالم میں ہم ان کو سجائیں اور انکی خوشبو سے ساری دنیا مہک جائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔" (آمین)

ISSN:1352 9587

قادیان کا بین الاقوامی جلسہ سالانہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گیا

(رپورٹ: عبدالرشید ضیائی دہلی)

جماعت احمدیہ کا بین الاقوامی جلسہ سالانہ خداتعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو قادیان دارالامان میں بخیرو عافیت اختتام پذیر ہو گیا۔ اس روحانی جلسہ میں دنیا بھر سے آئے ہوئے ۱۲ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ جرمنی، امریکہ، کینیڈا اور انگلستان سے وفود اس جلسہ میں شرکت کے لئے قادیان پہنچے۔ پاکستان سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی مرد و زن کی جلسہ میں شرکت کی اطلاع ملی ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض سے بھی بکثرت وفود جلسہ میں شرکت کی غرض سے آئے۔ کشمیر سے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود سپیشل بسیں جلسہ کے لئے چلائی گئیں۔ غیر مسلم افراد بھی کثرت کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ کے مبارک ایام میں موسم انتہائی خوشگوار رہا۔ ہر روز رات آٹھ تا نو بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں دینی و علمی مسائل پر مشتمل دلچسپ محفل سوال و جواب منعقد ہوتی رہی۔ مورخہ ۲۷ دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں ہی مجلس مشاورت کا اجلاس ہوا۔

جلسہ میں مختلف موضوعات پر تقاریر کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ماریشس سے بذریعہ مواصلاتی سیارہ سنا گیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ذکر کر کے فرمایا کہ:

"آج وہ مبارک دن ہے کہ بار بار پوری ہونے والی پیش گوئی ایک اور نئی چمک کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ - - - قادیان کی بستی کے آثار روحانیت اور تقویٰ ہیں جنہوں نے ان گلیوں اور ان گھروں میں نشوونما پائی۔ - - - یہی دراصل اس بستی کے آثار ہیں جنکی محبت میں لوگ کھنچے چلے آتے ہیں - - - - آپ نے جس چیز کی حفاظت کرنی ہے وہ قادیان کا تقویٰ ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عالمی جلسے میں شرکت کرنے والوں کو عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیر و عافیت کے ساتھ بامقصد و بامراد قادیان سے رخصت فرمائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں واپس اپنے گھروں کو جائیں اور ان کے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا ہو جائیں کہ جس کے نتیجہ میں وہ تمام دنیا کے لئے مقناطیسی قوت کے مالک بن جائیں۔ وہ خدا نما وجود ہو جائیں تاکہ ان کو دیکھ کر خداتعالیٰ کے بھٹکے ہوئے بندے اپنے کھوئے ہوئے رب کا نشان پا جائیں۔ آمین۔

TO ADVERTISE IN
THIS NEWSPAPER
PLEASE CONTACT:

THE ADVERTISING MANAGER
ON
081 874 8902
081 870 0919
FAX NO. 081 870 0919

حضرت امیر المومنین کا دورہ ماریشس

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ماریشس کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اس دورہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ماریشس کے مختلف مشنوں کا معائنہ فرمایا اور جماعت کے متعدد خاندانوں اور افراد جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔

علاوہ ازیں صدر مملکت، نائب صدر مملکت، وزیر اعظم اور ملک کی دیگر اہم شخصیات سے ملاقاتیں کی اور تبادلہ خیالات فرمایا اور پریس کانفرنسوں سے بھی خطاب فرمایا۔

اس دورہ کی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے عالمی جلسہ سالانہ میں مواصلاتی سیارے کے ذریعہ خطاب فرمایا جو ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس خطاب میں اس خدائی تقدیر کا بھی ذکر فرمایا کہ قادیان سے جب بیرونی ممالک میں مبلغین بھجوائے گئے تو پہلا مبلغ انگلستان اور دوسرا مبلغ ماریشس بھجوایا گیا۔ بالکل اسی طرح قادیان کے عالمی جلسہ سالانہ میں خلیفۃ المسیح کی مواصلاتی سیارے کے ذریعہ شرکت پہلی دفعہ انگلستان سے اور دوسری دفعہ ماریشس سے ہوئی۔

خداتعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت رہا ہے۔

ضروری اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۹۳ء سے مکرم منیر احمد صاحب جاوید کو لندن میں ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری نمبر ۱ اور مکرم نصیر احمد صاحب قمر کو ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری نمبر ۲ مقرر فرمایا ہے۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید بنیادی طور پر دفتری ڈاک، پیغامات کی وصولی، ارشادات حضور انور ایدہ اللہ کی تعمیل اور حضور انور کی روزمرہ کی ملاقاتوں و دیگر پروگراموں کی تشکیل وغیرہ کا کام کریں گے۔

مکرم نصیر احمد صاحب قمر کے ذمہ عمومی طور پر حسب ذیل امور ہوں گے۔ مفوضہ امور کی سرانجام دہی، خطبہ جمعہ کا تحریر کرنا، شعبہ سمعی و بصری اور اخبارات و رسائل کے سلسلہ میں حضور انور کی ہدایات اور ارشادات کی تعمیل وغیرہ کی نگرانی کرنا۔ نیز جو دیگر کام ان کے سپرد ہوں ان کو سرانجام دینا۔

براہ کرم یہ تبدیلی نوٹ فرمالیں۔

(ہادی علی چودھری۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)